REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۵ — شمارہ ۲۷

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- بشارت احمد حیدر، شکیل احمد طاہر

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳۰ر احسان (جون) - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حضور پُر نور لندن میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اور مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔

احبابِ جماعت اپنے پیارے امام ہمام کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

● — محترمہ حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بوجہ پیرانہ سالی کمزور چلی آرہی ہے۔ احبابِ حضرت سیّدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

● — مقامی طور پر محترم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ قادیان و کارکنان درویشانِ قادیان اور احبابِ جماعتِ احمدیہ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

Ahmadiyya Markazi Library
Receipt No. 5/92
Date 3-7-86
Qadian 143515

۲۵ر شوال ۱۴۰۶ ہجری — ۳ر وفا ۱۳۶۵ ہش — ۳ر جولائی ۱۹۸۶ء

گورنر سندھ پاکستان کے نام ایک خط

سکھر کے جن معصوم احمدیوں کو حکومتِ پاکستان نے حال ہی میں سزائے موت سُنائی ہے اُن میں مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب قریشی بھی شامل ہیں۔ اُن کے بیٹے مکرم تنویر احمد قریشی نے گورنر سندھ جہانداد خان صاحب کے نام ایک خط تحریر کیا ہے جس کا ایک ایک لفظ حکومتِ پاکستان کے خلافِ مذہب و اخلاق کردار کی عکاسی کر رہا ہے۔ جملہ اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لئے درخواستِ دُعا کے ساتھ یہ خط شائع کیا جا رہا ہے۔ (قائمقام ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سکھر۔ ۳ر مئی ۱۹۸۶ء

عزت مآب محترم جناب گورنر سندھ جہانداد صاحب!

السلام علیکم

جنابِ عالی! گزارش یہ ہے کہ میرے والد پروفیسر ناصر احمد صاحب قریشی اور میرے چچا رفیع احمد صاحب قریشی جنہیں جھوٹے مقدمہ میں پھنسا کر ناحق سزائے موت سُنائی گئی اور اِس وقت یہ دونوں سنٹرل جیل سکھر میں ہیں جیسے کہ آپ کو معلوم ہے کہ ۲۳ر مارچ ۱۹۸۶ء کو سکھر سنٹرل جیل سے ۳۴ قیدی سزائے موت یافتہ فرار ہو گئے۔ اُن لوگوں نے اِن دونوں کو بھی ساتھ چلنے کو کہا۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ ہم پڑھے لکھے لوگ ہیں اور بے گناہ ہیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارا ضمیر مطمئن ہے۔ جس کے بعد وزیر اعلیٰ، ہوم سیکرٹری، وزراء، اعلیٰ افسران اور مارشل لاء ٹیم کے لوگ وہاں پر آئے اور حقیقت کا علم ہوا۔ اخبارات میں بھی دونوں کے بیانات شائع ہوئے کہ ان لوگوں نے بھاگنے سے انکار کر دیا۔ اور قانون کا احترام کیا اس لئے اب قانون کو بھی چاہیئے کہ وہ ان لوگوں کا احترام کرے۔ لیکن یہاں پر تو اب معاملہ ہی اُلٹ ہو گیا ہے۔ یعنی

(۱) اب جبکہ ان لوگوں کو ملاقات کے لئے بُلایا جاتا ہے تو دونوں کو ہتھکڑیاں لگائی جاتی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے جب یہ دیکھتے ہیں تو اُن کے دِل پر کیا گزرتی ہے۔ یہ تو ایک اولاد والا ہی جان سکتا ہے۔ میرے والد صاحب نے ۲۵ سال اِس قوم کی خدمت کی ہے جس کا صلہ اُنہیں یہ دیا جا رہا ہے۔

(۲) ان لوگوں کو نہانے دھونے کی بڑی تکلیف ہے یہاں تک کہ بعض دفعہ دو، دو، تین تین روز تک ان لوگوں کو نہانے کے لئے پانی تک نہیں دیا جاتا۔ حتیٰ کہ ٹوتھ پیسٹ تک بھی اندر نہیں جانے دیا جاتا۔

(۳) جب حجام وہاں پر شیو بنانے کے لئے آتا ہے تو اُن لوگوں کے ہاتھ ہتھکڑیوں سے پیچھے باندھ دیئے جاتے ہیں جیسے کہ یہ بہت خطرناک مجرم ہیں۔

(۴) رفعِ حاجت کے وقت بھی ہتھکڑیاں لگا دی جاتی ہیں، حالانکہ یہ جگہ پھانسی گھاٹ کے اندر ہے۔

(۵) جو خط ہمارے والد صاحب ہمیں لکھتے ہیں وہ حکام رکھ لیتے ہیں۔ اور اسی طرح جو خط ہم اُنہیں لکھتے ہیں وہ بھی رکھ لیا جاتا ہے، اور اس طرح دونوں اطراف کے خطوط جیل کے حکام مولوی حضرات کو پیسے لے کر دے دیتے ہیں اور یہ بات والد صاحب کے ایک خط سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے جس میں انہوں نے لکھا کہ ؎

ڈاک ہماری پہ اتنا سینسر — جو خط چاہے گھر لے جاؤ
اس کے عوض بھر پیسے لے کر — مولویوں کو پڑھ کر سُناؤ

حضورِ والا! یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ایک تو وہ لوگ مجبور ہیں اور دوسری طرف یہ لوگ خط تک پہنچنے نہیں دیتے۔ یہ سراسر ظلم ہے۔

(۶) یہ سب باتیں تو ایک طرف رہیں۔ سب سے افسوسناک بات یہ ہے کہ یہ کہاں لکھا ہے کہ سزائے موت یافتہ قیدی پر تشدد کیا جائے۔ نیز کہا جاتا ہے کہ اگر اس سے بچنا ہے تو پیسے دو۔ کیا یہ سراسر ظلم نہیں ہے اور خاص طور پر پڑھے لکھے لوگوں پر۔ جیسا کہ والد صاحب لکھتے ہیں ؎

موت کا قیدی جیب سے خالی — کہتے ہو گھر سے کچھ منگواؤ
پندرہ بیس سپاہی لے کر — ہم کو ہو سیج پترہ دکھاؤ
پنجے لٹکے سے ہتھ جوڑی — ہم دو کو اُنگلی پہ نچاؤ

جنابِ والا! اب اِن باتوں سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے اور وہ بھی اُن لوگوں کے ساتھ جنہوں نے قانون کا احترام کیا۔ جس پر ہم لوگ جتنا بھی فخر کریں وہ کم ہے۔ ہمارے سر فخر سے بلند ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب یہ باتیں دیکھتے اور سُنتے ہیں تو دِل برداشتہ ہو جاتے ہیں۔

جنابِ والا! میرے والد پروفیسر ہیں۔ اور انہوں نے ۲۵ سال بچوں اور بڑوں کو تعلیم دینے میں گزارے۔ لیکن اب یہ معاشرہ اُن کے ساتھ یہ ظلم کر رہا ہے جس کے لئے ہم بصد ادب درخواست کرتے ہیں کہ خُدارا اِن لوگوں پر یہ مظالم بند کئے جائیں اور انصاف کیا جائے اور جس طرح ہفتہ میں پہلے دو بار ملاقات ہوتی تھی، دوبارہ جاری کی جائے۔

اُمید ہے کہ میری اِس درخواست پر ہمدردی سے غور فرمایا جائے گا۔ بندہ تاحیات آپ کی عمر درازی اور بلندی اقبال کیلئے دُعا گو ہو گا۔ والسلام

تنویر احمد قریشی ولد ناصر احمد قریشی

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن مجریہ ۱۳ر جون ۱۹۸۶ء)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹرز۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر، قادیان
مورخہ ۳ر وفا ۱۳۶۵ ہش

شانِ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

انسانِ کامل جس کے عالی مرتبہ تک پہنچنا تو درکنار، اُس کے اعلیٰ وارفع مقام کی کنہ اور حقیقتِ محمدیہ کا صحیح ادراک بھی پُورے طور پر ممکن نہیں۔ قرآن کریم نے جس مقام کو "قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی" (النجم) کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے، اُس تک انسانی عقل کی رسائی ممکن ہی نہیں ــــ قوسِ اُلوہیت اور قوسِ عبودیت ایک مقام پر آکر باہم اس طرح پیوستہ ہو گئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مُبارک وجود، خُدا کی صفاتِ کاملہ کا مظہرِ اتم بن گیا۔ اِس حقیقت کو ایک عارف باللہ نے ذیل کے اشعار میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے ؎

محمدِ عربی بادشاہِ ہر دو سرا　　کرے ہے رُوح قدس جس کے در کی دربانی
اُسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں　　کہ اُس کے مرتبہ دانی میں ہے خُدا دانی

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتنے اعلیٰ وارفع شان کے نبی، کہ ابتدائے آفرینش سے آج تک اس مرتبہ و مقام کا کوئی نبی ہُوا نہ قیامت تک کوئی ہو سکتا ہے۔ آپ نے آکر وہ کونسی امتیازی نعمت عطا فرمائی اپنی اُمّت اور ساری دُنیا کو جو دُوسرے انبیاء نہیں دے سکے تھے۔ آخر کوئی وجہِ امتیاز تو ہونا چاہیئے۔ دیگر مذاہب والے بھی حق رکھتے ہیں کہ وہ بھی اپنے پیشوا اور نبی و رسول کو سب سے ارفع شان اور اعلیٰ مقام والا قرار دیں۔ ہم مُسلمان جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیّد الانبیاء اور خاتم الانبیاء قرار دیتے ہیں تو کوئی وجہِ فضیلت ایسی ہونی چاہیئے جس سے ہم دُوسروں کو قائل کر سکیں۔

قرآن کریم میں موسوی سلسلہ اور محمدی سلسلہ کو باہم ایک دُوسرے کے مشابہ قرار دیا گیا ہے۔ اِس جہت سے جب ہم مقابلہ کرتے ہیں تو بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک شرعی نبی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک شرعی نبی تھے۔ حضرت موسیٰؑ نے اپنے وقت کے شدید ترین دُشمن فرعون پر فتح پائی۔ ایسا ہی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وقت کے شدید ترین دُشمن ابوجہل پر فتح پائی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد یوشع بن نون کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاج نبوّت کا سلسلہ جاری ہُوا۔ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاجِ نبوّت کا سلسلہ جاری ہُوا ــــ یہ علیحدہ بحث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور قرآنی شریعت کو ساری دُنیا کے لئے بھیجا ہے۔ ظاہری طور پر جو امر مستزاد موسوی سلسلہ میں نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ بمطابق آیتِ قرآنی وَقَفَّیْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ (بقرہ: ۸۸) حضرت موسیٰؑ کے بعد بنی اسرائیل میں بکثرت نبی بھیجے گئے۔ حتیٰ کہ آپؑ کے چودہ سو سال بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ سلسلہ ختم ہُوا۔ اور یہ سب انبیاء تورات کی خدمت کے لئے مامور تھے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیس سال تک خلفائے راشدین کا سلسلہ جاری رہا پھر یہ خلافت ملوکیت میں تبدیل ہو گئی۔ اور آہستہ آہستہ اِس خلافت کا نشان مٹ گیا۔ اور دُوسری طرف عام مُسلمانوں کے خیال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، اِس لئے نبوّت کا دروازہ بھی بند ہے ــــ!!

اب ہم پوچھتے ہیں اپنے مُسلمان بھائیوں سے کہ ذرا بتائیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہِ فضیلت آپ کے نزدیک کیا ہے اور کس طرح آپ دیگر اہلِ مذاہب کو مطمئن کر سکیں گے ــــ خلافتِ راشدہ کا دور بھی ختم ہو گیا۔ بمطابق حدیث، جو کہ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ، وہ علماء جو بنی اسرائیل کے نبیوں کی شان کے حامل تھے وہ بھی عنقا ہو گئے۔ اور اب تو بمطابق حدیث نبوی عُلَمَاءُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ، دین مُلّانی سبیل اللہ فساد کا دور دورہ ہے۔ پھر بمطابق حدیث نبوی اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا، ہر صدی کے سر پر مجدد آیا کرتے تھے۔ آپ کے خیال میں بدنصیب چودھویں صدی مجدد سے بھی خالی گئی۔ نبوّت کا دروازہ تو ویسے ہی بند ہے (اگرچہ اسی بند دروازے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی داخل کیا جا رہا ہے) اور مُسلمانوں کا جو حال ہے اور قرآنی شریعت پر جو اُن کا عمل ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ پھر وہ کونسی وجہِ فضیلت ہے جو دیگر انبیاء پر آپ پیش کر سکیں گے؟ اُمّتِ محمدیہ کے اُوپر وہ کونسا سُرخاب کا پر لگا ہے جس سے دیگر اہلِ مذاہب محروم ہیں ــــ! صرف یہ کہہ دینے سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور قرآن کریم آخری شریعت ہے اور اُمّتِ محمدیہ خیرِ اُمّت ہے افضلیت ثابت نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ افضلیت کے کوئی ثمرات دُنیا کو نہ دکھائے جائیں۔

لیجئے! ہم غلامانِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو کُفر کی مشین گنوں سے مجروح کئے گئے ہیں، عاشقِ صادق بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے الفاظ میں حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے نظیر شان اور آپؐ کے اعلیٰ و ارفع مقام کا ناقابلِ تردید ثبوت پیش کرتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آج جبکہ سب اہلِ مذاہب کے نزدیک وحی اور الہام کا دروازہ بند ہے۔ ہم یہ نوید دُنیا کو سُناتے ہیں کہ یہ برکت اب صرف اور صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی کامل اور سچی متابعت سے ہی مل سکتی ہے۔ اور یہی وہ بُنیادی وجہِ فضیلت اور شان ہے جس کو خاتم النبیین کے مبارک الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ افسوس ہے اِس عظیم الشان حقیقت کو فراموش کر کے ہمارے مُسلمان بھائی خاتم النبیین کے ایسے معنے کرتے ہیں جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان گھٹتی ہے نہ کہ دوبالا ہوتی ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی رُوحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پُورے زور کے ساتھ آپ کو اِس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچّا مذہب صرف اِسلام ہے۔ اور سچّا خُدا بھی وہی خُدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی رُوحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی رُوحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اُس کی پیروی اور محبت سے ہم رُوح القدس اور خُدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۵)

نیز فرماتے ہیں:۔

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوّت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خُدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار۔ رسولوں کا فخر۔ تمام مُرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کے زیرِ سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔"

(سراج منیر صفحہ ۸۲)

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمارے مُسلمان بھائیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ و ارفع مقام کی حقیقت کو سمجھنے اور پھر دیگر اہلِ مذاہب کو سمجھانے کی توفیق بخشے۔

آمین

محمد انعام غوری قائم مقام ایڈیٹر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ

معارفِ قرآن

مرتبہ محترمہ ثریا غازی صاحبہ لندن

امسال بھی ماہ رمضان المبارک میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں درس قرآن مجید کے مبارک سلسلے کو جاری رکھا۔ گزشتہ سال سورہ فاتحہ کا درس دیتے ہوئے حضور انور نے آیت اھدنا الصراط المستقیم تک کی تفسیر بیان فرمائی تھی اس لئے اس سال انعمت علیہم ـــ الآیہ سے اپنا درس شروع فرمایا۔ ذیل میں مورخہ ۱۰ر ۱۱ر مئی ۸۶ء کو بیان فرمودہ معارفِ قرآن ہدیہ قارئین کئے جا رہے ہیں۔

(قائمقام مدیر)

"خلافت کے انعام کا لازمی نتیجہ مستقبل میں ملوکیت کا انعام ہے"۔
"خلیفہ اسلام کی کوششوں کے ساتھ ساتھ اپنی قدروں کی حفاظت کریں"۔

فرمایا ـــ انعمت علیہم کا مضمون فوراً ہی مغضوب علیہم اور ضالین میں بدل جاتا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات ہی ہوتے ہیں جن کا انکار اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کا باعث بنتا ہے اور اس کی ذمہ داری صرف انسان پر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ان گنت انعامات حاصل کرکے فائدہ اٹھانے والے ایسے لوگ جو انعامات دینے والے سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے۔ مغضوب علیہم کے زمرے میں آتے ہیں اور وہ لوگ جو اپنے خالق و مالک سے ادھورا تعلق رکھتے ہیں وہ ضالین کے زمرے میں آجاتے ہیں۔ پہلے میرا خیال تھا کہ قرآن کریم کی اصطلاح اتمام نعمت سے مراد صرف نبوت ہے لیکن قرآن کریم کی چند دوسری آیات پر غور کرنے سے اس حقیقت کا انکشاف ہوا کہ لفظ نعمہ پوری تخلیق کا احاطہ کرتا ہے وہ مادی نعمتیں جو اللہ تعالیٰ انسان کو عطا کرتا ہے ان کا غلط استعمال کرنے والے اور ناشکری کرکے ان کو رد کرنے والے کافر بن جاتے ہیں اور یہ مشاہدے میں آیا ہے کہ اکثر اوقات جو لوگ مادی نعمتوں کو رد کر دیتے ہیں وہ روحانی نعمتوں کو بھی قبول نہیں کرتے اس لئے صراط الذین انعمت علیہم میں ان لوگوں کے راستے پر چلنے کی دعا سکھائی گئی ہے جن کی خاطر یہ تمام انعامات پیدا کئے گئے ہیں اور میرے نزدیک وہ لوگ آنحضرت صلعم اور ان کے ساتھی تھے جو سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے حضور نے حضرت موسیٰ کی قوم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت موسیٰ کی قوم پر اللہ تعالیٰ نے روحانی اور مادی ہر دو انعامات کئے یعنی نبوت اور بادشاہت یہاں میں جو نکتہ بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے نبی بنانے کا ذکر کیا تو کہا تمہارے درمیان نبی بنائے اور جب بادشاہت کا ذکر کیا تو فرمایا کہ تم کو بحیثیت مجموعی بادشاہت دی گئی یہی حال خلافت کا بھی ہے خلافت بھی بادشاہت کی طرح پوری قوم کو دی جاتی ہے جب کہ نبی صرف ایک شخص ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ چن لیتا ہے پھر وہ نبی اپنے ارد گرد صالحین کا ایک گروہ جمع کر لیتا ہے جن میں سے ہر ایک خلیفہ بننے کی صلاحیت رکھتا ہے پھر وہ اپنے میں سے کسی کو خلیفہ بنا لیتے ہیں جو ان برگزیدہ لوگوں کا نمائندہ ہوتا ہے جس طرح ایک مضبوط قوم کے بغیر بادشاہت کا قائم رہنا ممکن نہیں ہوتا اسی طرح خلافت بھی صرف اسی وقت تک قائم رہ سکتی ہے جس وقت تک خلیفہ بنانے والا گروہ خلیفہ اللہ کہلانے کا مستحق رہے اسی لئے آیت استخلاف (سورۃ النور آیت ۵۶) میں ایمان لانے اور اعمال صالحہ کی شرائط ابتداء میں رکھی ہیں۔ ایک دوسری آیت "واذ قال موسیٰ لقومہ یا قوم اذکروا ..." (مائدہ ۲۱) بھی اسی آیت سے مطابقت رکھتی ہے۔ اور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ حضور تمام احباب جماعت کو محبت بھرا سلام کہتے ہیں اور ان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا گو ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شبانہ روز مصروفیات میں روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں متعدد زبانوں میں موصول ہونے والے خطوط ملاحظہ فرمانا اور ان کے جوابات اپنے دستخطوں سے بھجوانا ہے اسی طرح متعدد تاریں رپورٹیں اور تراشے وغیرہ بھی حضور کی خدمت میں موصول ہوتے ہیں انہیں بھی حضور ملاحظہ فرماکر ضروری کاروائی فرماتے ہیں۔ مختلف ممالک سے آنے والے ملاقات کے خواہشمند احباب کو حضور روزانہ ملاقات کا وقت دیتے ہیں اور ان کی دعاؤں اور مشوروں کے ساتھ راہنمائی فرماتے ہیں جو ان کے لئے نہایت مسرت اور اطمینان کا موجب ہوتی ہے۔ مختلف ممالک کے امراء اور مبلغین اور بعض دیگر افراد سے ٹیلیفون پر بھی حضور رابطہ فرماکر اہم جماعتی معاملات سرانجام دیتے ہیں۔ لندن مشن میں قائم ۱۲ شعبوں کی حضور باقاعدہ نگرانی اور راہنمائی فرماتے ہیں جس کے نتیجہ میں دنیا بھر میں پھیلا ہوا اشاعت اسلام کا کام ہر آن خدا کے فضل سے ترقی کے مدارج طے کر رہا ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور پانچوں وقت مسجد فضل لندن میں تشریف لاکر نمازیں پڑھاتے ہیں۔ گزشتہ خطبہ جمعہ میں حضور نے نہایت مؤثر طور پر جماعت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت پر زور دینے کی طرف توجہ دلائی۔ (النصر ۸۶/۶/۶)

یہ واضح کرتی ہے کہ خلافت کے انعام کے بعد ملوکیت کا انعام لازمی طور پر ملتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس روشنی میں احمدیت کا مستقبل نہایت صاف اور نمایاں نظر آرہا ہے۔ جب تک جماعت احمدیہ میں خلیفۃ اللہ بننے کی صلاحیت برقرار رہیں گی خلیفہ کامیاب رہے گا اور جب احمدیوں میں وہ خصوصیات نہیں رہیں گی تو خلیفہ کی خلافت ختم ہو جائے گی آیت استخلاف کے مطابق خلفاء اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کروانے کا ذریعہ ہوتے ہیں اور وہ ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ جماعت تقویٰ کے معیار سے ایک ذرہ برابر بھی نہ ہٹے اس لئے جماعت کا کام ہے کہ وہ اس ترقی امر میں خلیفہ کی مدد کرے ورنہ بیعت کا مقصد ختم ہو جائے گا۔ سورہ فاتحہ کے مطابق اگر انعام کی ذمہ داریوں سے پوری طرح عہدہ برآ نہ ہوا جائے تو وہ انعامات لعنتوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں پس خلافت کے انعام کا لازمی نتیجہ مستقبل میں ملوکیت کا انعام ہے جو مستقبل میں انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کو عطا ہوگا اور دنیا کے ایک بڑے حصے پر ان کی سیاسی بالادستی ہوگی اگر احمدی اپنے آپ کو خلافت کا مستحق ثابت کریں گے تو ملوکیت ان کے لئے انعام بن جائے گی لیکن اگر وہ متقی اور نیک نہیں رہیں گے تو آئندہ ملنے والا انعام ان کے لئے باعث لعنت بن جائے گا ذرا اس وقت کا تصور کریں جب احمدیت ایک بہت بڑی طاقت ہوگی اگر ایسے وقت میں خلافت بے معنی بن گئی اور ملوکیت کنٹرول سے باہر ہو گئی تو اس کے نتیجہ میں دنیا پر جو تباہی آئے گی اس کا اندازہ کرنا بھی اس وقت ممکن نہیں۔ فرمایا اسلام میں اتمام نعمت احمدیوں کے ہاتھوں مقدر ہے اور احمدی تمام دنیا میں اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے چنے گئے ہیں لیکن اگر احمدی اپنے تقویٰ کے معیار کو بلند نہ رکھ سکے اور آنحضرت صلعم کے پیغام کو رد کرنے والے بن گئے تو اللہ تعالیٰ ان کو رد کر دے گا اس لئے میں ہمیشہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک احمدیوں کو اپنے دونوں انعاموں کا وارث کرتا چلا جائے لیکن اس کے ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ اس کا انحصار خود احمدیوں پر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ

وہ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنے آپ کو نہ بدل دیں اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کو رد نہ کر دیں اس لئے میں تمام احمدیوں سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ایک طرف غلبۂ اسلام کے لئے مسلسل کوشش کریں دوسری طرف مستقل طور پر اپنی قدروں کی حفاظت کریں اس لئے جب آپ اسلام کی فتح کے لئے دعا کریں تو اس کے ہمیشہ قائم رہنے کی بھی دعا کریں اور مسلسل اپنی اصلاح بھی کرتے رہیں۔ جب تک آپ نہیں بدلیں گے اللہ تعالیٰ آپ کو تباہ نہیں کرے گا یہ اس کا وعدہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہماری دعائیں اور ہماری کوششیں اسلام کی شان و شوکت کو ایک لمبے عرصے تک قائم رکھنے میں ایک بہت بڑا کردار ادا کریں گی انشاء اللہ"۔

مورخہ ۱۱ر مئی ۱۹۸۶ء:—

"سورہ نساء میں اُمت محمدیہ کا اعلیٰ و ارفع مقام بیان کیا گیا ہے"۔

"اُمت محمدیہ کے بہت سے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے برابر ہیں"۔

"صراط الذین انعمت علیہم کی تفسیر کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا قرآن کریم کے مطابق نہ صرف ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہے ایک نعمت ہے اور پھر جب انسان اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ان نعمتوں کو لعنتوں میں بدل دیتا ہے اور وہی نعمتیں اس کے لئے تکالیف و مصائب کا باعث بن جاتی ہیں تو اس وقت اگر انسان اس کی طرف رجوع کرے اور گریہ وزاری سے اللہ تعالیٰ سے تکالیف دور کرنے کی دعا کرے تو اللہ تعالیٰ سمیع و علیم ہے اس کی دعا کو سنتا اور تکالیف کو دور کرتا ہے لیکن ایک دوسری آیت وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ سُوْءً میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک ایسا وقت بھی آتا ہے جب انسان اپنی حدود سے بڑھ جاتا ہے اور اس کی بغاوت و سرکشی اپنی انتہا تک پہنچ جاتی ہے تب تباہی اس کا مقدر بن جاتی ہے اور اصلاح کا کوئی موقعہ باقی نہیں رہ جاتا۔ سورہ نحل آیت ۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵ میں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی مثال دیتا ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے ہر قسم کی نعمتیں پا کر بھی ان کی مسلسل ناشکر گزاری کی بلکہ انبیاء کا پیغام بھی رد کر دیا تب اللہ تعالیٰ نے ان کی سرکشی اور بغاوت کی وجہ سے ان کو بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا یہاں لفظ لباس بہت معنی خیز ہے لباس انسان کو ڈھانک لیتا ہے نیز لباس انسان کی حالت کا مظہر ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہاں لباس کا لفظ استعمال کیا ہے یعنی بھوک اور خوف نے ان کو پوری طرح ڈھانپ لیا اور وہ باقی لوگوں کے لئے درس عبرت بن گئے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سَلْ بَنِیْ اِسْرَاءِیْلَ .... اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۔ بنی اسرائیل کو ہم نے واضح نشان دئے پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بدل دیا جس کی وجہ سے وہ شدید عذاب میں مبتلا کئے گئے یہاں نعمت سے مراد اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں انہوں نے رد و بدل کیا اور اس شدید سزا کے مستحق قرار پائے سورہ ابراہیم میں بھی ایسے سرکردہ لوگوں کے گروہ کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیغام میں تبدیلی کر کے پوری قوم کو ہلاکت کی طرف لے گئے۔ حضور نے فرمایا سورہ نساء کی آیت میں مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی روحانی نعمتیں ان چار نعمتوں تک محدود کر دی ہیں اور تمام قسم کی مادی نعمتیں ان روحانی نعماء کا پیش خیمہ ہوتی ہیں کیونکہ حقیقی نعمتیں روحانی ہی ہیں۔ مندرجہ بالا آیت کو حضرت مسیح موعودؑ نے براہ راست اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کے ساتھ ملا دیا ہے اور فرمایا کہ جو لوگ "انعمت علیہم" میں بیان کئے گئے ہیں وہ سورہ نساء میں بیان کردہ چاروں روحانی مراتب کے حامل ہیں۔ نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالحین انہی مراتب کو حاصل کرنے کے لئے اُمت محمدیہ دعا کرتی ہے۔ حضور نے آیت خاتم النبیین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ماکان محمد ابا احد ... کی شان نزول ایک یہ بھی ہے کہ عرب آنحضرت صلعم کے نرینہ اولاد نہ ہونے پر اعتراض کرتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ صحیح ہے کہ محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ نبیوں کے باپ ہیں لیکن غیر از جماعت احباب کے مطابق اس کا مطلب یہ بنے گا کہ ہاں آنحضرت صلعم تم جیسے مردوں کے باپ نہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ وہ نبیوں کو بھی ختم کرنے والے ہیں جو کہ انتہائی غلط ترجمہ ہے نبیوں کے باپ سے یہ مراد ہے جس طرح ایک بیٹا اپنے باپ کی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے اسی طرح تمام انبیاء میں آپ کی خصوصیات اور آپ کا رنگ ہوگا پس جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی پیروی کریں گے ان پر اللہ تعالیٰ کے انعامات ہوں گے جن میں سے پہلا انعام نبوت کا ہوگا اگر نبوت بند تھی تو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نبوت کا کیوں ذکر کیا اس آیت کے جواب میں غیر احمدی علماء کے پاس کوئی جواب نہیں دوسری بات وہ یہ کہتے ہیں کہ یہاں لفظ "مِن" نہیں بلکہ لفظ "مع" ہے جس کا مطلب ساتھ ہے یعنی اللہ کے رسول کی پیروی کرنے والے خود ان خصوصیات کے حامل نہیں ہوں گے بلکہ ایسی خصوصیات رکھنے والے لوگوں کے ساتھ ہوں گے اس طرح وہ اُمت محمدیہ میں نہ صرف نبیوں کا بلکہ صالحین، صدیقین اور شہداء کا راستہ بھی بند کر دیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا لفظ مع قرآن مجید میں بمعنی مِن بھی استعمال ہوا ہے کونوا مع الصّٰدقین اور توفنا مع الابرار کا یہ مطلب تو نہیں کہ اے اللہ جب کوئی نیک آدمی دنیا سے رخصت ہو رہا ہو تو ہمیں بھی اسی وقت موت دے دینا بلکہ اس میں وفات کے وقت نیک لوگوں کے زمرے میں شامل ہونے کی دعا ہے "مع" کا ترجمہ "ساتھ" اس وقت کیا جاتا ہے جب کوئی شخص جسمانی لحاظ سے تو ساتھ ہے لیکن درجے کے لحاظ سے نہیں مثلاً گدھا انسان کے ساتھ جا رہا ہو اور کتا اپنے مالک کے ساتھ تو کیا انسان کے ساتھ چلنے سے گدھے کے مرتبے یا کتے کی شان میں تبدیلی آ جائے گی وہ دونوں گدھے اور کتے ہی رہیں گے لہذا لازمی طور پر یہاں "مع" کا مطلب "مِن" ہی کرنا پڑے گا اور یہ ماننا پڑے گا کہ آنحضرت صلعم نے نبوت کے درجے کو بہت وسیع اور بلند کر دیا ہے کیونکہ آپ تمام دنیا کے لئے ہی نبی نہیں بلکہ تمام زمانوں کے لئے بھی ہیں جبکہ پہلے انبیاء صرف محدود علاقے اور محدود زمانے کے لئے تھے اس لئے [illegible] کی مکمل پیروی میں نبوت کے درجے تک پہنچنا بہت شاذ ہوگا لیکن آنحضرت صلعم کی مکمل پیروی میں آپ کی اُمت کے بہت سے لوگ آپ سے پہلے آنے والے انبیاء کا مرتبہ حاصل کر سکیں گے اس لحاظ سے مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ کی حدود بہت وسیع ہو جائیں گی آنحضرت صلعم نے خود فرمایا ہے علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل کہ میری اُمت کے بہت علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے برابر ہوں گے اگرچہ ان کو نبی کا نام نہیں دیا جائے گا کیونکہ آپ نے نبوت کا مقام بہت بلند کر کے زمان و مکان کی قید سے آزاد کر دیا ہے لہذا اُمت محمدیہ کے وہ برگزیدہ لوگ اپنے اپنے زمانے اور علاقے کے مطابق بنی اسرائیل کے نبیوں کے برابر ہوں گے اس لئے میرے خیال میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلعم کو بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار ایسے لوگ عطا فرمائے گا جو اگر آنحضرت صلعم سے پہلے آتے تو اپنے وقت اور علاقے کے نبی کہلاتے اور اُمت محمدیہ کے لئے یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے جس کی نشاندہی یہ آیت کرتی ہے اور عظیم الشان روحانی دنیا کی موجودگی کا اعلان کرتی ہے۔

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن مجریہ ۶/۶/۸۶)

قائدین کرام متوجہ ہوں!

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال رواں کے آٹھ ماہ گذر چکے ہیں۔ جن مجالس نے ابھی تک اپنی مجالس اطفال الاحمدیہ کی رپورٹ کارگزاری و بجنید و تشخیص بجٹ نہیں بھجوایا وہ براہ جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ امید ہے کہ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء

قسط نمبر ۲

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

"داعیاً الی اللہ"

از: محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

(۳) اہلِ مکہ کو پیغامِ حق پہنچانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ایک تبلیغی مرکز قائم ہونا چاہیئے جہاں مسلمان نماز وغیرہ کے لئے جمع ہو سکیں اور امن، و اطمینان اور خاموشی کے ساتھ تبلیغی سرگرمیاں تیز تر کی جا سکیں۔ اس غرض کے لئے ایک مرکزی حیثیت رکھنے والے دار التبلیغ کی ضرورت تھی۔ چنانچہ آپ نے اس غرض کے لئے ارقم بن ارقم کا مکان پسند فرمایا جو کہ کوہ صفا کے دامن میں تھا۔ آپ اس میں مقیم ہو گئے۔ تمام مسلمان یہیں جمع ہوتے اور نمازیں پڑھتے۔ یہیں متلاشیانِ حق آتے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تبلیغ فرماتے۔ تاریخ اسلام میں یہ دار التبلیغ خاص شہرت رکھتا ہے اور دار الاسلام کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دارِ ارقم میں اندازاً تین سال مقیم رہے اور اپنے تبلیغی مشن کو جاری رکھا۔ مؤرخین کی رائے کے مطابق اس دار التبلیغ میں ایمان لانے والوں میں سے سب سے آخری فرد حضرت عمرؓ تھے۔ جن کے ایمان لانے کے بعد مسلمانوں کو تقویت پہنچی اور وہ دارِ ارقم سے نکل آئے۔ حضرت عمرؓ کے علاوہ اس دار التبلیغ میں جن احباب کو ایمان لانے کی سعادت ملی ان کا شمار بھی سابقین میں ہوتا ہے چند قابلِ ذکر اصحاب کے اسماء اس طرح سے ہیں۔

اوّل مصعبؓ بن عمیر تھے جو اپنے خاندان میں نہایت عزیز و محبوب ترین شخصیت کے مالک تھے۔ پھر زیدؓ بن الخطاب تھے جو حضرت عمرؓ کے بڑے بھائی تھے۔ پھر عبد اللہؓ ابن امِ مکتوم تھے جو نابینا تھے اور حضرت خدیجہؓ کے عزیزوں میں سے تھے۔ پھر اسی زمانہ میں عمارؓ بن یاسرؓ کو بھی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کے علاوہ ان کے والد یاسرؓ اور والدہ سمیہؓ بھی اسی زمانہ میں ایمان لائیں۔ علاوہ ازیں صہیبؓ بن سنان۔ ابو فکیہہؓ اور ابو موسیٰؓ اشعری کو بھی اسی دار التبلیغ میں ایمان لانے کی توفیق ملی۔

(۴) جب ہم دارِ ارقم سے آگے تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہیں اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال تبلیغی سرگرمیوں اور اس کے لئے آپ کی تڑپ کو دیکھتے ہیں تو بلا روک ٹوک یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ صفحۂ ہستی پر نہ کسی ماں نے ایسی عظمتوں اور رفعتوں والا کوئی داعی الی اللہ جنا اور جن سکے گی۔

چنانچہ دار التبلیغ دارِ ارقم کے قیام سے کچھ عرصہ قبل ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلم کھلا تبلیغ کا آغاز فرما دیا تھا۔ اور مکہ کی گلیوں میں اسلام کا چرچا روز بروز جڑ پکڑتا جا رہا تھا۔ شروع شروع میں کفارِ مکہ ایک حد تک خاموش تھے مگر اب انہیں فکر ہوئی کہ کہیں یہ مرض زیادہ نہ پھیل جائے اور اسلام کا پودہ سرزمینِ مکہ میں جڑ نہ پکڑ لے۔ چنانچہ اسلام کے پودے کو جڑ سے اکھیڑ پھینکنے کا فیصلہ کیا۔ سر ولیم میور ان کے اس خطرناک منصوبہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"قریش نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ نیا مذہب صفحۂ دنیا سے مٹا دیا جائے اور اس کے متبعین بزور اس سے روک دیئے جائیں اور قریش کی طرف سے ایک دفعہ مخالفت شروع ہوئی تو پھر دن بدن ان کی ایذا رسانی بڑھتی اور آتشِ غضب تیز ہوتی گئی۔"

ایک طرف حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ربِّ کریم کے ارشاد کی تعمیل میں رات، دن تبلیغِ حق میں مصروف تھے اور مسلمانوں کا دائرہ دھیرے دھیرے وسیع ہو رہا تھا تو دوسری طرف قریشِ مکہ کی مخالفت کی آگ بڑھتی اور پھیلتی جا رہی تھی۔ چنانچہ حق کی آواز کو دبا دینے کے لئے انہوں نے سب سے پہلا حربہ یہ اختیار کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اشاعتِ دین سے روک دیا جائے، تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ اس غرض کے لئے مخالفوں نے ایک منصوبہ کے تحت ولید بن مغیرہ۔ عاص بن وائل۔ عتبہ بن ربیعہ۔ اور ابو سفیان وغیرہ پر مشتمل ایک وفد ابو طالب کے پاس بھیجا۔ جب یہ وفد ابو طالب کے پاس پہنچا تو آپ سے مخاطب ہو کر یوں گویا ہوا۔

"آپ ہماری قوم کے اندر معزز ہیں اسلئے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنے بھتیجے کو روک دیں یا پھر آپ اس کی حمایت سے دستبردار ہو جائیں اور ہمیں اور اس کو چھوڑ دیں کہ آپس میں فیصلہ کر لیں۔"

جواب میں ابو طالب نے ان سے نہایت نرمی کے ساتھ باتیں کیں اور انہیں سمجھا بجھا کر اور ان کے غصہ کو ٹھنڈا کر کے واپس کر دیا۔

چونکہ قریشِ مکہ کی مخالفت کی اصل وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغی سرگرمیاں تھیں جو دن بدن تیز تر ہوتی چلی جا رہی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے پوری تندہی کے ساتھ جہاں مکہ والوں کو خدائے واحد و یگانہ کا پیغام پہنچانا شروع کیا وہاں بتوں کی کمزوری اور ان کی لاچاری کا پردہ فاش کرنا شروع کیا۔ چنانچہ جب بتوں کے خلاف اور توحید کے مقابلہ میں اہلِ مکہ کو بار بار وعظ کیا جانے لگا اور شریف الطبع لوگوں کا رُخ اسلام کی طرف ہونے لگا تو کفارِ مکہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ سردارانِ قریش جمع ہو کر آپ کے چچا ابو طالب کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اب تو معاملہ حد کو پہنچ گیا ہے۔ ہمارے قابلِ تعظیم معبودوں کی توہین کی جا رہی ہے، انہیں رسوا کیا جا رہا ہے اور ہمارے جذبات کو مجروح کیا جا رہا ہے۔ آپ ہمارے رئیس ہیں۔ آپ کی خاطر ہم نے آپ کے بھتیجے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کچھ نہیں کہا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم آپ کے ساتھ قطعی فیصلہ کر لیں۔ یا تو آپ اسے سمجھائیں اور اس سے پوچھ لیں کہ آخر وہ ہم سے کیا چاہتا ہے؟ اگر اس کی خواہش عزت حاصل کرنے کی ہے تو ہم اسے اپنا سردار بنانے کے لئے تیار ہیں۔ اگر وہ دولت کا خواہشمند ہے تو ہم میں سے ہر شخص اپنے مال کا کچھ حصہ اس کو دینے کے لئے تیار ہے۔ اگر اسے شادی کی خواہش ہے تو مکہ کی جو لڑکی اسے پسند ہو اس کا نام لے ہم اس سے اس کا بیاہ کرانے کے لئے تیار ہیں۔ ہم اس کے بدلہ میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں چاہتے کہ وہ ہمارے بتوں کو برا کہنا چھوڑ دے۔ آپ اسے سمجھائیں اور ہماری تجویز قبول کرنے پر آمادہ کریں، ورنہ پھر دو باتوں میں سے ایک ہوگی۔ یا آپ کو اپنا بھتیجا چھوڑنا ہوگا یا آپ کی قوم آپ کو چھوڑ دے گی۔

یہ باتیں سن کر ابو طالب بے تاب ہو گئے۔ کیونکہ یہ موقعہ ابو طالب کے لئے بڑا نازک تھا۔ انہوں نے اسی وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا اور آپ سے کہا:۔

"اے میرے بھتیجے۔ بتوں کی توہین اور برائی سے قوم سخت مشتعل ہو گئی ہے۔ میں تجھے خیر خواہی سے کہتا ہوں کہ اپنی زبان کو تھام لو اور اس کام سے باز آ جاؤ ورنہ میں تمام قوم کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا۔"

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھ لیا کہ اب ابو طالب کے پایۂ ثبات میں لغزش آ گئی ہے اور دنیاوی اسباب میں

"اگر تم چاہتے ہو [illegible] سچے ہو تو تم اپنے دلوں کو شرک سے پاک کرو۔" (کشتی نوح)

پبلشنگ: گلوب پبلشنگ پریس ۲ راجندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۰۷ فون: ۳۴-۳۰۲۷ گرام: GLOBEXPORT

سے سب سے بڑا سہارا مخالفت کے بوجھ کے نیچے دب کر ٹوٹا جاتا ہے مگر قربان جائیں اس مبلغِ اعظم پر کہ آپؐ کے ماتھے پر بَل تک نہ آیا اور نہایت اطمینان کے ساتھ فرمایا:-

"اے میرے چچا! یہ بتوں کی توہین اور رسوائی نہیں ہے بلکہ نفس الامر کا بیان ہے اور یہی تو وہ کام ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے اور اگر اس راہ میں میرے لئے مرنا درپیش ہے تو میں موت کو بخوشی قبول کرتا ہوں۔ موت کا خوف مجھے تبلیغِ حق سے روک نہیں سکتا اور اے چچا اگر آپ کو اپنی کمزوری اور تکلیف کا خیال ہے تو بے شک آپ مجھے چھوڑ دیں مگر میں احکامِ الٰہی کے پہنچانے سے کبھی نہیں رکوں گا اور خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے ہاتھ میں چاند بھی لاکر رکھ دیں تب بھی میں اپنے فرض سے باز نہیں رہوں گا اور میں اپنے کام لگا رہوں گا یہاں تک کہ خدا اسے پورا کرے یا میں اس کوشش میں ہلاک ہو جاؤں۔"

آپ سچائی اور نورانیت سے بھرپور رقت آمیز تقریر کرنے کے بعد وہاں سے چل پڑے۔ ابھی آپؐ چند قدم ہی چلے تھے کہ پیچھے سے ابوطالب نے آواز دی۔ جب آپ واپس لوٹے تو دیکھا کہ ابوطالب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ ابوطالب نے آپؐ کو مخاطب ہو کر کہا۔

"جا اور اپنے کام میں لگا رہ۔ جب تک میں زندہ ہوں اور جہاں تک میری طاقت ہے میں تیرا ساتھ دوں گا۔"

(۵) جب سردارانِ قریش نے اپنی ہر تدبیر کے تانے بانے کو بکھرتے ہوئے انتہائی ناکامی و نامرادی کی حالت میں دیکھا اور اپنے خوف دلالچ کے ہر دو جال کو پارہ پارہ پایا اور اس پر مزید یہ کہ باوجود ہر کوشش کے ابوطالب کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ کرنے میں ناکام رہے تو ان کی آتشِ غضب اور شدت کیساتھ بھڑک اٹھی۔

ایک بار حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحنِ کعبہ میں جب توحید کا اعلان فرمایا تو حق کے دشمنوں نے آپ کو گھیر لیا اور ایک ہنگامہ برپا کر دیا۔ اس واقعہ کی اطلاع جب آپؐ کے ربیب حارث بن ابی ہالہ کو ہوئی تو وہ آپؐ کو بچانے کے لئے دوڑے دوڑے آئے مگر مشتعل ہجوم میں سے کسی نے ان پر تلوار سے وار کیا جس کے نتیجہ میں یہ وہیں شہید ہو گئے۔

پھر ایک دوسرے موقعہ پر جب سرکارِ دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے تو عُقبہ بن ابی معیط نامی ایک بدبخت نے آپؐ کے گلے میں کپڑا ڈال کر اس زور سے کھینچا کہ آپؐ اوندھے منہ زمین پر گر گئے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ جلدی جلدی وہاں پہنچ گئے اور اس شر سے آپؐ کو بچایا اور قریش کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ"

کہ کیا تم ایک شخص کو صرف اس لئے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

غرض جب قریشِ مکہ کے ظلم و ستم نے حدِ اعتدال کو بھی پار کر لیا اور مسلمانوں کا جینا دوبھر کر دیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کر جانے کی اجازت دی۔ چنانچہ ابتداء میں رجب ۵ سنہ نبوی گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

جوں جوں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشادِ ربانی بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ کی تعمیل میں اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو تیز تر فرماتے جاتے، مخالفت کی آگ مزید تر مشتعل ہوتی جاتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ سے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب جو آپؐ کے چچا تھے ایمان لائے اور مسلمانوں کو ان کے اسلام لانے سے غیر معمولی تقویت پہنچی۔ حضرت حمزہؓ کو اسلام لائے ابھی چند ہی دن گذرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک اور خوشی کا موقعہ دکھایا یعنی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جو اشد ترین مخالفین میں سے تھے مسلمان ہو گئے۔ ۶ سنہ نبوی میں حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ قریش کی آتشِ غضب اور بھڑک اٹھی۔ اس کے بعد انہوں نے مشورہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام بنو ہاشم کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات منقطع کر لئے جائیں۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام بنو ہاشم کیا مسلمان کیا کافر سبھی شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے محصوریت کے عالم میں مسلمانوں کو مصائب و آلام سے دوچار ہونا پڑا۔ ان کا حال پڑھ کر بدن پر لرزہ پڑ جاتا ہے۔ بعثت کے دسویں سال تقریباً اڑھائی تین سال کے بعد محصوریت کا یہ المناک دور ختم ہوا۔

(۶) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کی طرف سے انکار پر اصرار دیکھا اور ان کی مخالفت کو ترقی کرتے پایا تو آپؐ نے ارادہ فرمایا کہ اہل طائف کو دعوتِ اسلام دی جائے۔ چنانچہ شوال ۱۰ سنہ نبوی کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم زیدؓ بن حارثہ کو اپنے ہمراہ لے کر طائف کی طرف روانہ ہوئے وہاں پہنچ کر آپؐ نے شہر کے رؤسا سے باری باری ملاقات کی مگر اس شہر کی قسمت میں بھی مکہ کی طرح اس وقت اسلام لانا مقدر نہ تھا۔ چنانچہ سب نے نہ صرف انکار کیا بلکہ پیغامِ حق کے ساتھ استہزاء کیا آخر آپؐ نے طائف کے ایک بہت بڑے رئیس عبد یالیل کو اسلام کی دعوت دی اس نے بھی صاف انکار کیا۔ اور شہر کے آوارہ اور اوباش لوگوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم شہر سے نکلے تو یہ لوگ شور کرتے ہوئے آپ کے پیچھے ہو لئے اور آپؐ پر پتھر برسانے لگے۔ آپؐ کا سارا بدن لہولہان ہو گیا۔ آپؐ کے وفادار خادم زیدؓ نے آپؐ کو بچانا چاہا مگر وہ خود بھی اس کوشش میں زخمی ہو گئے۔ برابر تین میل تک حق کے دشمنوں نے مبلغِ اعظم سرکارِ دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر برساتے رہے اور آپؐ زخموں کی تاب نہ لاکر نڈھال ہو گئے راہِ خدا میں کوئی ایسی تکلیف نہ تھی جو آپؐ کو نہ پہنچائی گئی ہو مگر محبوبِ خدا کے پایۂ ثبات کو دیکھیئے جس کی مثال تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے ——— طائف کا یہ تبلیغی سفر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک عجیب واقعہ ہے۔ سر ولیم میور لکھتا ہے:-

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سفرِ طائف میں عظمت و شجاعت کا رنگ نمایاں طور پر نظر آتا ہے ایک تنہا شخص جسے اس کی قوم نے حقارت کی نظر سے دیکھا اور رد کر دیا وہ خدا کی راہ میں دلیری کے ساتھ اپنے شہر سے نکلتا ہے اور جس طرح یونس بن متی نینوا کو گیا اسی طرح وہ ایک بت پرست شہر میں جاکر ان کو توحید کی طرف بلاتا اور توبہ کا وعظ کرتا ہے اس واقعہ سے یقیناً اس بات پر بہت روشنی پڑتی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے صدقِ دعویٰ پر کس درجہ ایمان تھا۔"

(باقی)

نعتِ رسولؐ

ناخدا جب سے ہُوا شاہِ مدینہ میرا
ہو کے طوفاں سے رہا پار سفینہ میرا

وہ جہاں کے ہیں جہاں والے ہیں سارا ان کے
میں مدینے کے لئے اور مدینہ میرا

گنبدِ سبز کی منزل کا مسافر ہوں میں
زیرِ سجدہ ہے جبیں، شوق ہے زینہ میرا

جلوۂ دیدہ سے والطور ہیں پلکیں میری
ہے حرا، عشق کی قندیل سے سینہ میرا

شہریاروں میں ہے منہ کو رگدائی اپنی
سائلِ کوئے حرم قلبِ حزینہ میرا

گردشِ وقت سے بالا ہیں ستارے میرے
عمرِ خضراں پہ گرانبار مہینہ میرا

مجھ پہ اس عہد کے ہیں شمر ابھی تک نالاں
کربلا اُن کی، فراتِ اُن کی، پسینہ میرا

کوئی بتلائے فراعینِ زماں کو یارو!
شاہِ لولاک ہے آقا ہے مدینہ میرا

میں تو یثرب کا وفادار ہوں ساحرؔ ورنہ
قابلِ رشک بھلا اور قرینہ میرا؟

ایچ۔ آر۔ احمد (امریکہ)

شاہراہ غلبہ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

• — مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش رقمطراز ہیں کہ —

ایک انگریز پروفیسر مسٹر فن تھیسن FINN THIESEN ناروے کے اوسلو یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں مورخہ ۱۲ر جون ۱۹۸۶ء احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد تشریف لائے خاکسار نے اڑھائی گھنٹے مختلف علمی مذہبی اور ادبی امور پر تبادلۂ خیال کیا عیسائیت اور اسلام کے نزول رو کے سارہ رو وفات مسیح پر آپ سے بحث ہوئی آپ نے بتایا کہ میں پاکستان سے ابھی آیا ہوں وہاں پر جماعت احمدیہ پر مذہب کے نام پر ظلم و بربریت کی انتہا کی جا رہی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے پاکستان میں قیام کے دوران تحقیق کی کہ جماعت احمدیہ پر کیوں ظلم ہو رہا ہے جبکہ اہل سنت والجماعت کے عقائد کے خلاف خوجے، آغا خانی، اہل تشیع، اثنا عشری، عیسائی ہندو، سکھ بھی پاکستان میں قیام پذیر ہیں ان کی مخالفت نہیں ہو رہی ہے آخر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ان سب قوموں کی کوئی ترقی نہیں دکھائی دے رہی اس لئے ان سے کوئی خطرہ نہیں لیکن جماعت احمدیہ نے چند سالوں میں ہی بہت سرعت سے خاص کر پاکستان میں ترقی کی ہے جس سے ملاں کو خوف دامنگیر ہو گیا ہے کہ اگر ان کے مقابل پر مخالفت کا بند نہ باندھا گیا تو یہ سیل رواں ہمیں بھی بہا کر لے جائے گا لہٰذا علماء نے مذہب کا لبادہ اوڑھ کر عوام اور خاص طور پر فوجی ڈکٹیٹر کو ہاتھ میں لے کر جماعت پر مظالم ڈھانے شروع کر دئے جس کا جواز کسی بھی مذہب میں نہیں۔ پروفیسر فن تھیسن نے جماعت کا کچھ لٹریچر بھی مشن سے حاصل کیا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں حقائق کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

• — مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ پورٹ بلیئر انڈمان رقمطراز ہیں کہ عید الفطر کے موقعہ پر معروف نے صدر جماعت مکرم بی بی محمد طاہر صاحب۔ مکرم وزیر احمد صاحب اور مکرم سلطان احمد صاحب پر مشتمل وفد کے ساتھ لیفٹیننٹ گورنر جناب تریچہ سنگھ ادھیا ہے سے مورخہ ۱۹ر ۶ر ۸۶ کو ملاقات کی اور جماعت کا تعارف کراتے ہوئے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ اور دیگر اسلامی لٹریچر پیش کیا جس کو گورنر صاحب موصوف نے نہایت عقیدت کے ساتھ قبول فرمایا۔ موصوف نے فرمایا مسلمانوں میں جس قدر بھی فرقے پائے جاتے ہیں ان میں میرے نزدیک جماعت احمدیہ ہی واحد جماعت ہے جو کہ اسلام کے اصولوں پر صحیح طور پر کاربند ہے خواہ پاکستان والے احمدیوں کو کچھ بھی کہیں وہ تو سراسر ایک سیاست ہے۔

محترم گورنر صاحب نے فرمایا کہ آپ کی کتابیں نہایت عمدہ ہیں اور اس قسم کی کتابیں ہی اصل میں امن پیدا کرنے میں ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہیں اس پر خاکسار نے سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ اور مذہب کے نام پر خون کتاب کا ذکر کیا تو محترم نے فرمایا کہ اس معاملہ میں آپ کی مساعی واقعی قابل تحسین ہیں آپ ان کتب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں اور ملک میں پھیلائیں۔

خاکسار نے افراد جماعت کا تعارف کروایا اور بتایا کہ میں قادیان پنجاب کا رہنے والا ہوں تو محترم موصوف نے فرمایا کہ میں بھی قادیان جا چکا ہوں اور محترم سر محمد ظفر اللہ خان صاحب مرحوم سے بھی میری ملاقات کی ہے بڑے اچھے ماحول میں قریباً ایک گھنٹہ محترم گورنر صاحب سے تبادلہ خیال ہوا آپ نے ہماری چائے وغیرہ سے بھی تواضع کی جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

• — مکرم شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سونگھڑہ لکھتے ہیں کہ —

اُڑیسہ میں اس سال عید الفطر کی تقریب ۹ر جون کو منائی گئی اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت احمدیہ سونگھڑہ نے "عید ملن" کی تقریب منائی چنانچہ عید سے قبل جماعت کی طرف سے ایک کارڈ چھپوایا گیا اور معززین شہر کو تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح احباب جماعت سونگھڑہ کو بھی مدعو کیا گیا چنانچہ خاکسار نے مکرم مبارک احمد شاہ قائد مجلس سونگھڑہ کے تعاون سے بعض خدام کو لے کر مسجد پہنچا۔

خدام اور انصار بھائیوں کے تعاون سے مسجد احمدیہ سونگھڑہ سے ملحق بنگلہ میں جلسے کا انتظام کیا گیا۔ رات ٹھیک ۸ بجے خاکسار شیخ عبد الحلیم مبلغ سلسلہ احمدیہ کی زیر صدارت جلسے کی کارروائی تلاوت و نظم سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد انگریزی زبان میں ایک نظم پڑھی گئی۔ ازاں بعد مکرم شیخ خالد حسین صاحب۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب مکرم مشری کارتک چندر مہاپاترا بلاک چیئرمین مکرم ڈاکٹر عطیب الرحمٰن صاحب اور مکرم بدھو سوروز بستی نے عید ملن کے بارے میں خیالات کا اظہار کیا۔ آخر میں خاکسار نے صدارتی تقریر میں رمضان المبارک اور عید کی برکات اور اہمیت بیان کی اور خاص طور پر حقوق اللہ اور حقوق العباد پر روشنی ڈالی۔

اس تقریب میں بہت سے معزز معززین شریک ہو کر محظوظ ہوئے اور خوشی کا اظہار کیا آخر میں مدعوین کی مشروب اور لوازمات سے تواضع کی گئی اس موقعہ پر مورد کے خدام نے تمام احباب کو احمدیہ لٹریچر دیا۔

• — مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ تحریر فرماتے ہیں کہ — ضلع بردوان بمقام گنگارامپور ڈیڑھ سال قبل یہاں نئی جماعت قائم ہوئی اس قلیل مدت میں یہاں کے احمدی احباب کو اپنی مسجد تعمیر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہاں کے احمدی احباب نے وقار عمل کر کے بڑی محنت سے مسجد تعمیر کی۔ نیز چھت اور کھڑکی دروازوں کے لئے کلکتہ کے ایک مخلص دوست نے چھ ہزار کی خطیر رقم عنایت کی فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

مسجد تعمیر ہونے پر خاکسار کو دعوت دی گئی کہ مسجد کا باقاعدہ افتتاح کیا جائے چنانچہ خاکسار نے مورخہ ۱۵ر جون ۸۶ء مکرم مولوی فاروق احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کے ہمراہ وہاں پہنچا۔ اسی روز شام ساڑھے ۴ بجے بعد نماز مغرب مسجد کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں کثرت غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں نے شرکت کی خاکسار کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم ابو الفضل صاحب نے اردو خدام کی معیت میں منظوم کلام پیش کیا بعدہ مکرم فیروز احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ اور ان کی بچیوں نے

اگر کوئی طاقت رکھے تو توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے
(کشتی نوح)
فون : ۴۴۱۱۰۷۶
گرام : GLOBE XPORT
پیشکش : گلوب ربر مینوفیکچررس ۶/۲ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

تقاریر کیں اور نظمیں سنائیں نیز مکرم تشیر علی صاحب اور ایک غیر احمدی دوست مکرم عبد الحق صاحب اور آخر میں مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نے تقریر کی آخر میں خاکسار نے قرآن کریم و احادیث کی روشنی میں مساجد کی تعمیر کی اغراض و مقاصد کو بیان کیا۔

دعا کے ساتھ افتتاح مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ خدا کے فضل سے اس موقعہ پر ۲۹ افراد نے احمدیت قبول کی۔ گنگا رام پور میں قیام کے دوران بہت سے غیر از جماعت دوستوں کو تبلیغ کرنے اور ان کے سوالات کا جواب دینے کا موقعہ ملا۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ اور نومبائعین کو استقامت بخشے آمین۔

● — مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ کانپور لکھتے ہیں کہ —

مورخہ ۵ مئی کو لکھنؤ میں ایک غیر مسلم تنظیم کی طرف سے امن عالم اور مافوق البیاتی تبدیلی کا دن منایا گیا جس میں جملہ مذاہب کے نمائندگان نے شرکت کی کمیونسٹ بلاک کے نمائندگان بھی پروگرام میں شریک تھے۔ اسلامی نقطۂ نظر کی نمائندگی کرنے کا خاکسار کو موقع حاصل ہوا۔ چنانچہ کانپور و لکھنؤ کے پانچ احمدی افراد پر مشتمل وفد اس کانفرنس میں شامل ہوا۔

پروگرام کے مطابق مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب صدر تبلیغی منظور بہ مذہبی کمیٹی لکھنؤ نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کر کے اس کا آسان ہندی زبان میں ترجمہ کرتے ہوئے سامعین کو بتایا کہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارا تعلق مالک حقیقی سے ہو اور اس کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق زندگی گزاریں۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں امن کے لئے مذہب کی ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ حقیقی امن اور مافوق البیاتی تبدیلی کے لئے اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں مساوات اور ایک دوسرے کے حقوق کی نگہداشت ضروری ہے۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف پیغام صلح سے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے تقریر کے بعد سامعین کے سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

● — مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ دفتر مقامی تبلیغ قادیان اور نظارت دعوت و تبلیغ کے ارشاد پر خاکسار عید سے ایک ہفتہ قبل شملہ گیا۔ ہزاروں مسلمان اور کشمیر کی احمدی جماعتوں کے افراد بھی وہاں کام کرتے ہیں۔

مورخہ ۳/۶/۸۶ سے پہلے کم و بیش کئی خدام نے میرے ساتھ ہوٹلوں اور بازاروں میں لٹریچر تقسیم کیا نیز بیرونی ممالک سے آنے والے سیاحوں کو بھی لٹریچر دیا گیا۔ عرب سے کچھ دوست آئے تھے ان سے بھی تفصیلی گفتگو ہوئی۔

مورخہ ۸/۶ کو حسب پروگرام خاکسار اور مکرم شریف احمد صاحب ڈار گھمگھم کثیر تعداد میں سکھ دوستوں کی موجودگی میں خاکسار کو دس منٹ تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ آخر میں بعض افراد کو لٹریچر دیا گیا۔

امسال بھی حسب سابق مرتبہ سو سے زائد احمدی اور کچھ غیر از جماعت افراد نے ایک ہندو بھائی کے صحن میں لاؤڈ سپیکر لگا کر نماز عید ادا کی اور خطبہ سنا آس پاس کے ہندو اور سکھ افراد اپنے اپنے مکان کی چھتوں پر خطبہ عید سنتے رہے۔

عید کے روز ہی خاکسار اور مکرم مشتاق احمد صاحب عبد السلام صاحب ڈار مکرم محمد امین صاحب پیرزادہ جامع مسجد گئے۔ امام صاحب سے ملاقات کی اور تبادلۂ خیالات ہوا۔ جب خاکسار نے حضرت امام مہدی اور حضرت مسیح کا ذکر کیا تو امام صاحب یہ کہہ کر اٹھ کر باہر چلے گئے کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ قادیانی ہیں جب خاکسار نے ہاں میں جماعت احمدیہ کا مبلغ ہوں تو پھر کوئی بات نہیں کی۔

مورخہ ۱۱/۶ کو خاکسار اور مکرم مشتاق احمد صاحب شملہ کے راج بھون گئے جناب ایڈمرل آر کے ایس گاندھی گورنر ہماچل پردیش سے ملاقات کی اور قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ پیش کیا

بفضلہ تعالیٰ اس دورے میں ایک دوست مکرم محمد امین صاحب لون جانز لہ کشمیر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے آمین۔

مورخہ ۱۲/۶/۸۶ کو خاکسار مکرم مشتاق احمد صاحب کے ہمراہ شملہ کے ریڈیو سٹیشن پر گیا اور وہاں ڈائریکٹر صاحب سے ملاقات کر کے جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا۔ ڈائریکٹر صاحب نے پیشوایان مذاہب اور سیرت آنحضرت صلعم کے بارہ میں خاکسار کے دو مضامین سن کر پسند کئے اور بعد میں یہ دونوں تقاریر ریکارڈ کروالیں اور وعدہ کیا کہ ۱۳ اور ۲۲ جولائی کی صبح نشر کی جائیں گی۔

شملہ میں قیام کے دوران احباب کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی نیز باجماعت نماز بھی ادا کی جاتی رہی۔

اسی دورہ میں مختلف مدات میں ۱۹۱۱/- روپے چندہ نقد وصول کر کے مرکز بھجوایا گیا۔

قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے ہمارے احمدی بھائیوں کے روزگار میں برکت دے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

اعلانات نکاح

(۱) — مورخہ ۱۲/۶/۸۶ بروز جمعرات بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عزیزم مکرم محمد اکرم صاحب گجراتی انسپکٹر وقف جدید ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب گجراتی درویش مرحوم کا نکاح عزیزہ امۃ الراحت صاحبہ بنت مکرم میر عبد الغنی صاحب مرحوم ساکن بھدرواہ ضلع ڈوڈہ (علاقہ جموں) کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار: ملک صلاح الدین ناظر اعلیٰ قادیان

(۲) — خاکسار کے برادر نسبتی عزیزم مکرم سیٹھ نصیر احمد صاحب ابن مکرم سیٹھ خیر الدین صاحب بھٹی مرحوم آف لکھنؤ کا نکاح عزیزہ اختر النصیر اختر صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب نیاز درویش قادیان کے ساتھ مبلغ گیارہ ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۲۰/۶/۸۶ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے ایجاب و قبول سے قبل فریقین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مکرم سیٹھ خیر الدین صاحب مرحوم میں تبلیغ کا گویا جنون تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں یہ جذبہ قائم رکھے اور مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب نیاز درویش ابتدائی درویشوں میں سے ہیں اور مختلف رنگ میں خدمات بجا لا رہے ہیں۔ آجکل موصوف بیمار ہیں۔ موصوف کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے بھی دعا کی تحریک فرمائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

خاکسار: (چوہدری) سعید احمد ناظر امور عامہ قادیان

نوٹ: — خوشی کے اس موقعہ پر مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔

(۳) عزیزہ فریدہ احمد صاحبہ بنت مکرم ذو الفقار احمد صاحب ساکن شکرہ تحصیل پوپری ضلع مظفر پور بہار کا نکاح مکرم سید منتظر یونس صاحب ولد مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب ساکن بھاگلپور۔ بہار۔ کے ہمراہ بعوض حق مہر پچیس ہزار روپے مورخہ ۱۵/۶/۸۶ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب نے اس نکاح کی خوشی میں مختلف مدات میں ۵۰/- روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ بابرکت فرمائے آمین

خاکسار: محمد [illegible] رشتہ ناطہ

جماعتِ احمدیہ کے مؤقف کی تائید

کچھ عرصہ سے حیدر آباد میں علماء جہاد سے متعلق وہی مؤقف پیش کر رہے ہیں جس کو حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے پیش فرمایا جبکہ علماء دین متین نے اس تعریف جہاد میں کفر کے فتوے لگائے تھے۔ اس سال عید میلاد پر پاکستان کے معروف عالم ڈاکٹر اسرار احمد نے بھی جہاد کی وہی تعریف کی اور مولانا خلیل اللہ حسینی صاحب صدر کل ہند تعمیر ملت بھی آج کل اپنے اخبار مکتوب میں اسی طرح کی تعریف کر کے جماعتِ احمدیہ کے نظریات کی تائید کر رہے ہیں۔ اور حیرت یہ ہے کہ جماعتِ اسلامی کے اہل فکر لوگ بھی جہاد کی یہی تعریف کرنے کی طرف راغب ہو گئے ہیں یہ ہے جماعتِ احمدیہ کے نظریات کی فتح۔ قارئین بدر کی خدمت میں روزنامہ منصف حیدر آباد میں شائع ہونے والی خبر پیش ہے۔

"جماعتِ اسلامی کے اجتماع کا انعقاد

حیدر آباد۔ ۱۱ر جون (راست) جہاد کے معنی جد و جہد کے ہیں۔ نفس سے جہاد اکبر اور قتال کو جہاد اصغر کہا گیا ہے۔ دنیا میں جہاد کی مختلف شکلیں ہیں۔ جس کی آخری شکل قتال ہے۔ جہاد ہر مومن پر فرض ہے۔ لیکن قتال فرض کفایہ ہے۔ جناب سید محمد رکن شوریٰ جماعت اسلامی حیدر آباد نے بعنوان جہاد تقریر کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اہل ایمان کو اللہ کی راہ میں قلم، زبان اور دیگر تمام ذرائع سے جہاد کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ حضور صلعم نے بعض صحابہ کو جہاد میں شرکت سے منع کر کے ماں باپ کی خدمت کا حکم دیا تھا۔ حالات اور ضروریات کے تحت کسی کو جنگ کا حکم دیا گیا۔ جہاد کے وسیع مفہوم کو اگر پیش نظر رکھا جائے تو جہاد سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ ممکن ہے۔ اس موقع پر سورۃ الحجرات کے پہلے رکوع سے درس دیتے ہوئے احترام اور آداب رسولؐ کرنے اطاعت رسولؐ کے تجاوز نہ کرنے کی تلقین کی گئی۔ جناب تجید اللہ خان نے بعنوان جہاد مولانا مودودی کی کتاب سے اقتباس سنایا۔ جناب احمد اکبر الدین کی تلاوت سے اجتماع کا آغاز ہوا اور دعا پر ختم ہوا۔"

(روزنامہ منصف حیدر آباد ۱۲ر جون ۱۹۸۶ء)

مرسلہ:۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدر آباد۔

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی والدہ صاحبہ ربوہ میں شدید بیمار ہیں۔ محترمہ والدہ صاحبہ کی کامل و عاجل شفا یابی نیز والدین کی صحت و سلامتی و درازیٔ عمر کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ محمود مجیب اصغر (انجینئر) عمان

(۲):۔ خاکسار کے والد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ بینکال اور چچا صاحب صدر جماعت احمدیہ بینکال اور خالہ صاحبہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے نیز خاکسار اور خاکسار کے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ محمد نعیم الحق احمدی سمبل پور۔ اڑیسہ

(۳):۔ خاکسار تقریباً دو سال سے اعصابی تکلیف میں مبتلا ہے علاج جاری ہے۔ احباب جماعت سے کامل صحت یابی کے لئے نیز خاکسار کی اہلیہ کی صحت یابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ سید حمید الدین احمد جمشید پور

(۴):۔ خاکسار کے والد مکرم شیخ عبد الرشید صاحب نیاز درویش آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ چند دنوں سے اعصابی تکلیف سے بیمار ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سے والد محترم کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ عبد الوکیل انسپکٹر تحریک جدید قادیان

دینی نصاب برائے مجالس خدام الاحمدیہ بھارت ۱۹۸۶ء-۸۷ء

گزشتہ چند سالوں سے شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے خدام کا دینی نصاب کا امتحان لیا جا رہا ہے۔ حسب سابق یہ امتحان ماہ اگست کے آخری اتوار کو ہوگا۔ سال رواں کے لئے حسب ذیل نصاب مقرر کیا گیا ہے جملہ خدام اس امتحان کی تیاری کریں۔ خدام کا اس میں شرکت کرنا ضروری ہے۔

مبتدی:۔ قرآن کریم:۔ (الف): قرآن کریم ناظرہ (ب) قرآن کریم پہلا پارہ باترجمہ (ج) نماز باترجمہ (د) قرآن کریم کی آخری تین سورتیں باترجمہ حفظ کی جائیں — حدیث:۔ چہل حدیث باترجمہ حفظ کی جائے۔ کتب سلسلہ:۔ (۱) ہماری تعلیم (۲) دینی معلومات پہلے دو باب۔

متقدم:۔ قرآن کریم:۔ (الف) دوسرے پارے سے سورۃ بقرہ مکمل باترجمہ۔ (ب) سورہ لہب۔ نصر۔ کافرون باترجمہ زبانی حفظ کی جائیں — حدیث:۔ رسول اللہ کی باتیں — کتب سلسلہ:۔ (۱) فتح اسلام (۲) دینی معلومات (تیسرا چوتھا باب)۔

معتمد:۔ قرآن کریم:۔ (الف) سورہ آل عمران مکمل باترجمہ۔ (ب) حفظ باترجمہ سورۃ کوثر۔ ماعون۔ قریش — حدیث:۔ چالیس جواہر پارے نصف اول — کتب سلسلہ:۔ (۱) کشتی نوح مکمل (۲) دینی معلومات (پانچواں چھٹا باب)۔

سابق:۔ قرآن کریم:۔ (الف) سورہ النساء مکمل باترجمہ (ب) حفظ باترجمہ سورہ الفیل۔ العصر۔ القارعہ — حدیث:۔ چالیس جواہر پارے نصف آخر — کتب سلسلہ:۔ (۱) شہادت القرآن (۲) دینی معلومات (ساتواں آٹھواں باب)۔

فائق:۔ قرآن کریم:۔ (الف) باترجمہ سورۃ المائدہ۔ الانعام مکمل (ب) سورۃ الم نشرح۔ القدر۔ التین۔ حفظ باترجمہ — حدیث:۔ چالیس جواہر پارے مکمل — کتب سلسلہ:۔ ضرورۃ الامام۔

فائز:۔ قرآن کریم:۔ (الف) سورۃ الاعراف۔ انفال۔ توبہ باترجمہ۔ (ب) حفظ باترجمہ سورۃ القدر۔ بیّنہ۔ زلزال۔ عادیات — حدیث:۔ چالیس جواہر پارے حفظ باترجمہ مکمل — کتب سلسلہ:۔ (۱) رسالہ الوصیت۔ (۲) ختم نبوت کی حقیقت۔

اسپیشل کلاس:۔ قرآن کریم:۔ سورہ یونس تا کہف باترجمہ۔ حفظ:۔ سورۃ لیل تا علق — کتب سلسلہ:۔ مذہب کے نام پر خون۔

نوٹ:۔ مندرجہ بالا کتب دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و نظارت دعوۃ و تبلیغ سے قیمتاً دستیاب ہیں۔

انعامی مقابلہ مضمون نویسی! گزشتہ سال کی طرح امسال بھی شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے انعامی مضمون نویسی کا مقابلہ رکھا ہے امسال اس کا عنوان ہے "نماز مومن کی ظاہری و باطنی ترقیات کا زینہ ہے" اس تعلق سے جملہ شرائط ہر مجلس کے قائد صاحب کو بھجوا دی گئی ہیں۔ یاد رہے کہ یہ مقالہ ۳۱ اگست ۱۹۸۶ء تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ مقالہ اردو یا انگریزی میں لکھا جا سکتا ہے۔ کسی دوسری زبان میں قابل قبول نہ ہوگا۔

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کے اراکین اپنے مقالہ جات مقررہ وقت پر ارسال فرمائیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

رمضان المبارک کے لیل و نہار

★ــــ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد تحریر کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں تین مقامات پر نماز تراویح کا انتظام کیا گیا جس کی خبر مقامی اخبار سیاست نے شائع کی۔ احمدیہ مسجد افضل گنج، احمدیہ مسجد بی بی بازار، احمدیہ مسجد فلک نما جس میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب، مکرم محمد شمس الدین صاحب مکرم محمد امام صاحب غوری اور خاکسار کو نماز تراویح پڑھانے کا موقعہ ملا۔ ہر روز بعد نماز عصر خاکسار کو درس قرآن اور بعد نماز تراویح درس حدیث اور بعد نماز فجر درس ملفوظات دینے کا موقع ملا۔ رمضان المبارک میں حضور پُرنور کا ویڈیو کیسٹ بھی خدام نے دکھانے کا انتظام کیا۔ نیز سینکڑوں کی تعداد میں حضرت امام مہدی کا ظہور اور رمضان المبارک کے زیر عنوان اشتہار شائع کرائے گئے جس کو ساری رات خدام نے جیپ کاروں موٹر سائیکلوں اور سائیکلوں پر پورے شہر میں چسپاں کئے۔ اور ہندوستان کی معروف جماعتوں اور آندھرا کی جملہ جماعتوں کو یہ پوسٹر بھجوائے گئے۔

اس ماہ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب، مکرم احمد عبد المنان صاحب مکرم مسعود احمد صاحب میکانک، مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری، مکرم محمد نعمت اللہ صاحب، مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ، مکرم محمد یٰسین بیگم صاحب، مکرم طارق احمد صاحب یادگیری مکرم محمد قمر الدین صاحب کو اجتماعی افطار کروانے کا موقع ملا جزاہم اللہ تعالیٰ۔

اس ماہ خدام نے مثالی وقار عمل کر کے مسجد احمدیہ فلک نما کی توسیع کی اور چھت کو ویلڈنگ کر کے ٹین کے سٹینڈ ڈالے پانی کی ٹینکی بنوائی۔ اور محترم سید جہانگیر علی صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ محترم ظہور احمد صاحب، مکرم عبد الرحمٰن صاحب مکرم محمد اقبال صاحب کو اجتماعی افطار مسجد احمدیہ فلک نما میں کروانے کا موقع ملا۔ ۲۹ر رمضان المبارک کو محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے جوبلی ہال میں اجتماعی دعا کروائی۔ نماز عید کے لئے اسری میرمیج ہال کے چار ہال ریزرو کروائے گئے لیکن یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ یہ وسیع و عریض ہال بھی جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد کے لئے ناکافی ثابت ہوئے باہر صحن بھی افراد جماعت سے بھرا ہوا تھا خاکسار نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا غیر از جماعت افراد نے بھی نماز و خطبہ میں شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا کرے۔

★ــــ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ تحریر کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک کے مہینہ میں افراد جماعت کلکتہ نے اس کی روحانی برکات اور مخصوص عبادات سے بھرپور حصہ لیا۔ پروگرام کے مطابق ہر روز بعد نماز فجر قرآن مجید کا درس دیا جاتا رہا اور اکثر قرآن مجید کے درس کے بعد حدیث شریف کا درس بھی ہوتا رہا۔ اسی طرح بعد نماز عشاء نماز تراویح کا انتظام کیا گیا تھا جس میں مردوں کے علاوہ کثیر تعداد میں مستورات بھی شامل ہوتی رہیں۔ ہر اتوار کو جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے مسجد میں اجتماعی افطاری کا انتظام کیا جاتا تھا۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں کو بھی مدعو کیا جاتا تھا۔ اجتماعی افطار سے پہلے عصر کی نماز کے بعد سے قرآن مجید کا درس دیا جاتا رہا۔

۲۹ر رمضان المبارک مورخہ ۸ر جون کو جماعتی روایت کے مطابق اجتماعی دعا کروائی گئی۔ خدا کے فضل سے ان تمام پروگراموں میں احباب و مستورات نہایت ذوق و شوق سے حصہ لیتے رہے۔ مورخہ ۹ر جون بروز سوموار عید الفطر منائی گئی اور احباب جماعت مسجد میں ایک دوسرے سے ملاقات اور معانقہ کرنے کے بعد ایک دوسرے کے گھروں میں بھی جاکر ملے اور حضور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشاد کے مطابق ایسی عید منانے کی کوشش کی جس میں امیر و غریب کا امتیاز نہیں رہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

★ــــ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس تحریر کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احباب و مستورات جماعت احمدیہ مدراس نے رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ کو روزے۔ دعاؤں عبادات الٰہی۔ نوافل اور درس و تدریس کے ذریعہ پورے وقار کے ساتھ گزارا۔

مدراس میں احمدیہ مسلم مشن کے علاوہ سینٹ تھامس ماؤنٹ میں بھی نماز تراویح پڑھانے کا انتظام کیا گیا مشن ہاؤس میں محترم حافظ خواجہ محی الدین صاحب اور بعض اوقات خاکسار تراویح پڑھاتے رہے جبکہ مکرم مولوی محمد علی صاحب مبلغ مقامی سینٹ تھامس ماؤنٹ میں پڑھاتے رہے۔ مشن ہاؤس میں تراویح کے بعد حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس عرفان میں کئے گئے سوال و جوابات کا ترجمہ کیسٹ کے ذریعہ سنایا جاتا رہا۔ جبکہ مولوی محمد علی صاحب نماز تراویح کے بعد دوسری جگہ مختصر طور پر قرآن مجید کا درس دیتے رہے۔ روزانہ بعد نماز فجر مشن ہاؤس میں خاکسار قرآن مجید کا درس دیتا رہا۔ اس کے علاوہ اس بابرکت مہینہ میں ہر اتوار کو عصر کی نماز سے لے کر مغرب تک قرآن مجید کا درس خاکسار نے دیا۔ اس موقعہ پر جماعت کے تمام مرد و مستورات اور بچگان بہت ہی ذوق و شوق کے ساتھ حاضر ہوتے رہے۔ نیز غیر احمدی احباب و مستورات بھی بڑے شوق سے آکر شامل ہوتے رہے۔ اس موقعہ پر چار اتواروں کو چار مخیّر احباب کی طرف سے افطاری اور نہایت پُر تکلف کھانے کا انتظام بھی کیا جاتا رہا۔ یعنی مکرم خضر محی الدین صاحب احمدی، مکرم محمد احمد اللہ صاحب مکرم قیصر محمود صاحب اور مکرم حسن ابراہیم صاحب کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق ملی۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس بابرکت مہینہ میں خاکسار کی تامل کتاب ظہور امام مہدی کی طبع ثانی کی توفیق ملی۔ نیز ایک عظیم الشان خوشخبری کے عنوان سے ایک پمفلٹ بھی شائع ہوا۔

مورخہ ۱۰ر جون کو جماعت نے عید الفطر نہایت شاندار بلڈنگ میں منائی۔ خاکسار نے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ عید الفطر پہلے اردو میں پھر اس کا تامل میں ترجمہ سنایا۔ اس موقعہ پر تمام احمدیوں کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر احمدی احباب و مستورات نے شرکت کی۔ اس سے مسجد کا ہال باوجود اس کی وسعت کے بہت تنگ نظر آنے لگا۔ خاص کر مستورات نے بہت تنگی کے ساتھ نماز پڑھی۔

★ــــ مکرم سی کے عبد الرحمٰن صاحب معلم وقف جدید مورباکنی تحریر کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مورباکنی میں رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں حسب پروگرام نماز تراویح اور درس قرآن مجید و احادیث روزانہ دیا جاتا رہا اور جمعہ کے خطبہ میں رمضان کے احکام اور روزوں کے فوائد اور زکوٰۃ کی اہمیت اس کی ادائیگی ۔۔ توجہ دلائی جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ رمضان کی مساعی کو قبول فرماتے ہوئے زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔

★ــــ مکرم کے عبد السلام صاحب معلم وقف جدید خانپور ملکی تحریر کرتے ہیں کہ مقامی طور پر اس سال صدر صاحب جماعت احمدیہ خانپور ملکی کے انتظام کے مطابق بعد نماز فجر قرآن مجید کے درس اور بعد نماز عصر حدیث کے درس کا اور بعد نماز عشاء تراویح با جماعت کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ رمضان المبارک کے ابتداء سے ہی سحری کے وقت اطفال الاحمدیہ دعائیہ کلمات پڑھ کر لوگوں کو کثرت سے جگانے کا اہتمام کئے۔ اس طرح رمضان کے آخری عشرہ میں خاکسار کو اور نصیر احمد گلزار ابن شہادت حسین صاحب کو اعتکاف بیٹھنے کی بھی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ مورخہ ۲۹ر رمضان المبارک مطابق ۸ر جون کو اجتماعی دعا کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں مردوں کے علاوہ مستورات کو بھی مدعو کیا گیا۔ بعد نماز عصر حدیث کے درس کے بعد اجتماعی دعا کروائی گئی۔

مورخہ ۹ر جون کو عید الفطر کی تقریب منائی گئی۔ خاکسار نے عید کی نماز پڑھائی بعد ازاں خطبہ دیا۔ اجتماعی دعا کے بعد احباب نے ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دی۔

★ــــ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ کانپور تحریر کرتے ہیں کہ کانپور میں رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں باقاعدہ نماز تراویح ہوتی رہی اور حدیث شریف کے درس کا سلسلہ روزانہ جاری رہا۔ اور تبلیغی نوعیت کے سوال و جواب ہوتے رہے بعض دوستوں کی طرف سے افطاری کا انتظام بھی کیا گیا۔ اور آخری عشرہ میں غربا و مستحقین میں پارچات بھی تقسیم کئے گئے۔ اور آٹھ صد روپے نقد بھی تقسیم کئے گئے اس کار خیر میں دوستوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ نماز کے بعد پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے لئے خصوصی دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین

★ــــ مکرم سید غلام ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کیندرا پاڑہ تحریر کرتے ہیں کہ کیندرا پاڑہ میں نماز تراویح کا باقاعدہ التزام رہا اور نماز تہجد کی ادائیگی بھی ہوتی رہی جملہ احباب نے نہایت ذوق و شوق کے ساتھ اس بابرکت ایام سے استفادہ کیا۔ پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعا کی گئی۔ بالآخر دوگانہ عید اور دعا کے ساتھ یہ روحانی پروگرام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین ★

منظوری عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

مئی ۱۹۸۶ء تا اپریل ۱۹۸۹ء (ہجرت ۱۳۶۵ ہش تا شہادت ۱۳۶۸ ہش)
مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداران کی منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام عہدیداران کو احسن رنگ میں خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

پلی پورم :۔

صدر جماعت ... مکرم حاجی پی محمد کٹی صاحب
سیکرٹری مال ... " وی۔ پی۔ محی الدین کٹی صاحب
سیکرٹری تبلیغ ... " ٹی۔ محمد صاحب

کوڈیا تھور :۔

صدر جماعت .... مکرم ایم۔ اے۔ محمد صاحب
نائب صدر .... " ٹی۔ کے۔ کویا مٹی صاحب
سیکرٹری مال .... " کے پی محمد صاحب
سیکرٹری امور عامہ .. " پی ایم عبد اللہ صاحب
سیکرٹری ضیافت .. " ای۔ احمد صاحب
" تبلیغ و تربیت .. " پی۔ محمد صاحب
آڈیٹر .... " کے۔ ٹی۔ حسین صاحب

متانور :۔

صدر جماعت ... مکرم ڈاکٹر پی منصور احمد صاحب
جنرل سیکرٹری ... " پی۔ منصور احمد صاحب

شنکرن کوئل :۔

صدر جماعت ... مکرم کے۔ ایم۔ اسماعیل صاحب
سیکرٹری مال ... " کے۔ پی۔ ایم عبد الجبار صاحب
سیکرٹری تبلیغ .... " کے محمد علی صاحب
" امور عامہ .... " ایس۔ ایم۔ عمر خطاب صاحب

الانور :۔

صدر جماعت .... مکرم وی۔ ٹی۔ بشیر احمد صاحب
جنرل سیکرٹری ... " کے محمد کٹی صاحب
سیکرٹری مال ... " سی۔ محمد صاحب
" تبلیغ و تربیت .. " ایم عبد البشیر صاحب
" امور عامہ ... " سی عبدو صاحب
" تعلیم ... " سی۔ پی۔ محمد صاحب
" ضیافت ... " سی۔ ایم ناصر الدین صاحب
" رشتہ ناطہ ... " وی۔ ٹی۔ بشیر احمد صاحب

کینانور :۔

صدر جماعت ... مکرم حاجی وی۔ کے۔ محمود صاحب
نائب صدر ... مکرم این عبد الرحیم صاحب
جنرل سیکرٹری .. " این ابراہیم صاحب

سیکرٹری مال .... مکرم کے۔ سی۔ محمد صاحب
" امور عامہ .... " ایم عبد الرحیم صاحب ایم اے
" تبلیغ و تربیت .... " ٹی۔ عبد الرشید صاحب
" تعلیم .... " ایم محمد صاحب ایم اے
" ضیافت .... " ایم محمود صاحب
" تحریک جدید ... " بی عبد السلام صاحب
" وقف جدید ... " ای بشیر احمد صاحب
" رشتہ ناطہ ... " پی۔ عبد المجید صاحب
" جائیداد .... " کے سی۔ محمود صاحب
" آڈیٹر .... " پی۔ مظفر احمد صاحب

سادنت واڑی :۔

صدر جماعت .... مکرم عبد القادر کتور صاحب
نائب صدر .... " یوسف خان صاحب
سیکرٹری مال ... " مجیب احمد صاحب سید
" تبلیغ و تربیت .. " مقصود احمد صاحب کتور

سکندرآباد :۔

صدر جماعت .... مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب
سیکرٹری مال .... " سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب
" تبلیغ و تربیت ... " بشیر الدین الہ دین صاحب
" تعلیم .... " مقصود احمد صاحب شرق
" تحریک جدید } " شمیم احمد صاحب
وقف جدید }
" امور عامہ ... " سیٹھ مہر دین صاحب
" وصایا ... " سلیم احمد صاحب
" ضیافت ... " رشید احمد صاحب شرق
" صد سالہ جوبلی فنڈ .. " حنیف احمد صاحب کرشنا

میلاپالیم :۔

صدر جماعت ... مکرم اے پی داتی عبد القادر صاحب ایم اے
نائب صدر ..... " اے عبد الرحمن صاحب ایم ایس سی
جنرل سیکرٹری .. " ایس ایس حسن ابو بکر صاحب بی اے
سیکرٹری ... " اے محی الدین علی صاحب بی۔ اے
" تعلیم ... " اے پی داتی عبد القادر صاحب ایم اے
" جائیداد .. " ایس پی۔ مفتاح الاسلام صاحب
" تبلیغ .. " ایس ایم سعید احمد صاحب
" ضیافت ... " ایس ایس حسن ابو بکر صاحب بی ایس سی
آڈیٹر ... " او ایم اے ابو بکر صاحب

پروگرام دورہ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل

بطور نمائندہ نظارت تعلیم

تعمیر مدرسہ احمدیہ اور مشروط بآمد وظائف طلباء مدرسہ احمدیہ کی فراہمی کے لئے مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مندرجہ ذیل جماعتوں کا مالی دورہ کر رہے ہیں۔ جملہ صدر صاحبان، مبلغین و معلمین کرام، عہدیداران اور مخلصین سلسلہ سے اس نہایت بابرکت کار خیر میں بھرپور مالی تعاون کے لئے درخواست ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	آمد	روانگی	نام جماعت	آمد	روانگی
قادیان	-	۷ ۷/۸۶	پینگاڈی	۲۸ ۷/۸۶	۳ ۸/۸۶
جمشید پور	۹ ۷/۸۶	۱۰ ۷/۸۶	کنانور	۳۰	۳۱
سورو	۱۲	۱۳	کوڈالی	۳۱	۲ ۸/۸۶
بھدرک	۱۳	۱۴	مرکرہ	۲ ۸/۸۶	۴
کٹک	۱۴	۱۵	بنگلور	۴	۵
سونگھڑا	۱۵	۱۵	یادگیر	۶	۷
کلکتہ	۱۶	۱۹	چنتہ کنٹہ	۷	۹
مدراس	۲۰	۲۲	حیدرآباد	۹	۱۳
کروناگپلی	۲۳	۲۵	سکندرآباد	۱۳	۱۴
کالیکٹ	۲۵	۲۷	دہلی	۱۳	۱۴
وانیمبلم	۲۷	۲۸	قادیان	۱۵	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل بطور نمائندہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

برائے صوبہ آندھرا۔ کرناٹک۔ تامل ناڈو و مہاراشٹر

درج ذیل مجالس کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل بطور نمائندہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ حسب ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کر رہے ہیں۔ امید ہے جملہ مجالس حسب دستور ان کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے چندہ جات کے سلسلہ میں تعاون کر کے ممنون فرمائیں گی۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی
چنتہ کنٹہ	۱۰ ۸/۸۶	۲	۱۲ ۸/۸۶	کوڈالی	۱۳ ۹/۸۶	۱	۱۵ ۹/۸۶
ڈوھان	۱۲	۱	۱۳	کنانور۔ کنڈلائی	۱۵	۲	۱۷
محبوب نگر۔ جڑچرلہ	۱۳	۱	۱۴	کالیکٹ	۱۷	۳	۲۰
حیدرآباد	۱۴	۵	۱۹	کوڈیا تھور	۲۰	۱	۲۱
عادل آباد	۲۰	۱	۲۱	پتھہ پریم	۲۱	۱	۲۲
چندا پور	۲۱	۱	۲۲	کالکونم	۲۲	۱	۲۳
ظہیرآباد	۲۲	۱	۲۳	کیرولائی	۲۳	۱	۲۴
سکندرآباد	۲۴	۱	۲۵	موریا کنڈ	۲۴	۱	۲۵
یادگیر	۲۵	۲	۲۷	الانور	۲۵	۱	۲۶
گلبرگہ	۲۷	۱	۲۸	منار گھاٹ	۲۶	۱	۲۷
دیودرگ	۲۸	۱	۲۹	چیلاکرہ	۲۷	۲	۲۹
تیماپور	۲۹	۱	۳۰	پلی پورم	۲۹	۱	۳۰
ہبلی	۳۰	۱	۳۱	آئراپورم	۳۰	۱	۳۱
سوروب	۳۱ ۸/۸۶	۱	۲ ۹/۸۶	ارناکولم۔ کوچین	۱ ۹/۸۶	۲	۳ ۹/۸۶
ساگر	۲ ۹/۸۶	۱	۳	آلیپے	۳	۱	۴
شموگہ	۳	۲	۵	کروناگپلی	۴	۲	۶
بنگلور	۵	۳	۸	کوٹ سلرون	۶	۱	۷
مرکرہ	۸	۲	۱۰	کوڈی کوڈ	۸	۱	۹
موگرالی	۱۱	۱	۱۲	کونار	۹	۱	۱۰
پینگاڈی	۱۲	۲	۱۴	میلاپالیم	۱۰	۱	۱۱

نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی
مدراس	۱۱ ۹/۸۶	۴	۱۵ ۹/۸۶	امارسی	۲۲ ۹/۸۶	۲	۲۴ ۹/۸۶
بمبئی	۱۶	۳	۱۹				
عثمان آباد	۲۰	۲	۲۲	قادیان	۲۵ ۹/۸۶	-	-

نوٹ:۔ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل صرف آندھرا [illegible] اور کرناٹک کا دورہ کریں گے جبکہ مکرم اسماعیل [illegible] صاحب تامل ناڈو [illegible] کا دورہ [illegible] سے شروع کریں گے

احمدیہ صد سالہ جوبلی

جماعت احمدیہ ہندوستان کے شعراء کرام منظوم کلام پیش فرمائیں

جماعت احمدیہ نے احمدیت کے قیام پر مارچ سنہ ۱۹۸۹ء میں کامیابی و کامرانی کیساتھ سو سال پورے ہونے پر بڑے تزک و احتشام سے صد سالہ جوبلی منانے کا پروگرام مرتب کیا ہے۔ انشاء اللہ سنہ ۱۹۸۹ء میں جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان میں بموقعہ صد سالہ جوبلی پر بڑی شان و شوکت سے سالانہ جلسہ منعقد کئے جائیں گے۔

جماعت احمدیہ ہندوستان کے شعراء کرام سے درخواست ہے کہ احمدیت کا قیام۔ احمدیت کی اسلامی خدمات۔ احمدیت کے نفوذ اور عالمگیر وسعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسے منظوم شکل میں پیش فرمائیں۔

جو شعراء کرام اس موضوع پر طبع آزمائی فرمانا چاہیں، وہ اپنے اسمائے گرامی سے مطلع فرمائیں نیز اپنا منظوم کلام تیار کر کے نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں ارسال فرمائیں۔ شعراء کرام کا منتخب کلام سلسلہ احمدیہ کے آرگن اخبار بدر اور رسالہ مشکوٰۃ میں بھی شائع کرایا جائے گا۔ نیز مرکز میں منعقد ہونے والے جلسوں میں بھی بغرض سامعین کیا جاتا رہے گا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"جوتیاں پھل"

۲۰×۳۰/۸ کے کتابی سائز پر نفیس کاغذ اور جاذب نظر ٹائٹل پیج کے ساتھ ۱۴۸ صفحات پر مشتمل کتاب "جوتیاں پھل" بزبان گورمکھی (پنجابی) نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی طرف سے تیسری مرتبہ شائع کی گئی ہے جس سے اس کتاب کی مقبولیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ اس کتاب میں اتحاد و اتفاق اور باہم پیار و محبت کی برکات سے ہموطن دوستوں کو روشناس کرایا گیا ہے۔

پیار و محبت اور امن و شانتی کی فضاء قائم کرنے اور بین المذاہب منافرت کو دور کرنے والی ایسی جامع کتاب کو احباب جماعت بکثرت خرید کر خود بھی پڑھیں اور اپنے سکھ دوستوں کو بالخصوص پڑھنے کے لئے دیں۔

ان تمام خوبیوں کے باوجود اس کتاب کی قیمت صرف ۵/ روپے رکھی گئی ہے۔ ڈاک خرچ اس کے علاوہ ہوگا۔ خواہشمند دوست درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان
ضلع گورداسپور پنجاب۔ پن ۱۴۳۵۱۶

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ہم سے طلب فرمائیں!

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش کی مندرجہ ذیل کتب کا سیٹ صرف ۲۵/ روپے بھجوا کر ہم سے طلب فرمائیں۔

(۱) خاتم النبیین کی پاکیزہ تفسیر: بجواب مضمون ختم نبوت مولینا نور شاہ صاحب خلیفہ فرقہ غوثیہ۔

(۲) موعود اقوام عالم تقریر جلسہ سالانہ قادیان

(۳) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح کی پیاری یادیں۔

(۴) احمدیت تفسیری اصطلاحات۔ بجواب مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی کتاب قادیانیت

(۵) شہید بدر حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب رض

(۶) ست سندیش: (گرنتھ صاحب حضرت امام مہدی علیہ السلام)

مذکورہ کتب علاوہ ڈاک خرچ ... مفت بھجوائی جائیں گی۔ ڈاک خرچ الگ ہوگا۔

پتہ:- محمد عبید اللہ ناصر مجلس خدام الاحمدیہ احمدیہ مسلم مشن۔ افضل گنج حیدرآباد ۱۲۔ (آندھرا پردیش)

پروگرام دورہ نمائندگان اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

صوبہ آندھرا، کرناٹک، کیرلہ اور اڑیسہ کی مجالس خدام الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق نمائندگان، تشخیص بجٹ و تجنید اور وصولی و پڑتال چندہ جات اطفال الاحمدیہ کے لئے دورہ کر رہے ہیں جملہ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ وہ ان نمائندگان سے بھرپور تعاون فرمائیں۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم طاہر احمد صاحب برائے صوبہ آندھرا و کرناٹک

نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی
حیدرآباد	۲۰/۶/۸۶	۳	۲۳/۶/۸۶	بنگلور	۳۰/۶/۸۶	۲	۱/۷/۸۶
سکندرآباد	۲۳	۱	۲۴	مرکرہ	۲/۷/۸۶	۲	۴
چنتہ کنٹہ	۲۴	۲	۲۶	شموگہ	۵	۲	۷
جڑچرلہ	۲۶	۱	۲۷				
یادگیر	۲۷	۲	۲۹	حیدرآباد	۸/۷/۸۶	-	-

پروگرام دورہ مکرم سید کلیم الدین صاحب برائے صوبہ اڑیسہ

نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی
سونگھڑہ	۱۸/۶/۸۶	۲	۲۰/۶/۸۶	کرڈاپلی	۲۸/۶/۸۶	۲	۳۰/۶/۸۶
کیندرا پاڑہ	۲۰	۱	۲۱	بینکان	۳۰	۲	۱/۷/۸۶
کٹک	۲۱	۱	۲۲	کٹک	۱/۷/۸۶	۱	۲
بھوبنیشور	۲۲	۱	۲۳	بھدرک	۲	۲	۴
کیرنگ	۲۳	۳	۲۶	سورو	۴	۲	۶
نبرنگاؤں	۲۷	۱	۲۸	سونگھڑہ	۷/۷/۸۶		

پروگرام دورہ مکرم ایم ظفر احمد صاحب برائے صوبہ کیرلہ

نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجلس	رسیدگی	قیام	روانگی
کالیکٹ	۲۲/۷/۸۶	۱	۲۳/۷/۸۶	منارگھاٹ	۲۹/۷/۸۶	۱	۳۰/۷/۸۶
کیرولائی	۲۳	۱	۲۴	پالگھاٹ	۳۰	۱	۳۱
کالیکولم	۲۴	۱	۲۵	کالیکٹ	۱/۸/۸۶	۳	۴/۸/۸۶
دائیمبلم	۲۵	۱	۲۶	کینانور	۴	۲	۶
پینتھ پیریم	۲۶	۱	۲۷	کوڈالی	۶	۱	۷
الانلور	۲۷	۱	۲۸	پینگاڈی	۷	۳	۱۰
موریاکنی	۲۸	۱	۲۹	موگرال منجیشور	۱۰	۲	۱۲/۸/۸۶

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ساتواں سالانہ اجتماع

۸-۹ اخاء (اکتوبر) کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۸ اور ۹ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۵ ہش (۱۹۸۶ء) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

ناظمین اعلیٰ اور زعماء کرام سے گذارش ہے کہ ابھی سے اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں نمائندگی کرنے اور اس کی روحانی برکات سے مستفید ہونے کے لئے دعا اور ضروری تدابیر سے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ بہشتی مقبرہ کے دفتر میں ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۷۹۴ :- میں عارفہ جمیل بیوہ مکرم ایس۔ این۔ جمیل احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۷۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اگرواہ موتی ہاری ڈاکخانہ موتی ہاری ضلع چمپارن مشرقی۔ صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۸۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے اور میرے خاوند محترم فوت ہو چکے ہیں۔ اور حق مہر میں نے معاف کر دیا ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو میرے خاوند کی وفات کے بعد پنشن کے طور پر مبلغ چار صد روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بحیارت کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بحیارت ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم مئی ۱۹۸۶ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
سید عارف احمد نائب صدر	عارفہ جمیل	ڈاکٹر ایس خالد احمد

وصیت نمبر ۱۴۷۹۵ :- میں زکیہ انور زوجہ مکرم خورشید احمد صاحب انور قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۵/۸۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بحیارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زیور طلائی۔ کڑے ایک سیٹ۔ ہار ایک۔ انگوٹھیاں تین۔ کانٹے ایک جوڑی بالیاں ایک جوڑی ٹیکہ ایک کل وزنی ۹ تولہ مالیتی ۱۸۰۰۰/- روپے

حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/-

کل میزان ۲۰۰۰۰/-

اس کے علاوہ مجھے جو بھی ماہوار آمد ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
خورشید احمد انور خاوند موصیہ	زکیہ انور	ممتاز احمد ہاشمی

وصیت نمبر ۱۴۵۹۴ :- میں منصورہ بیگم زوجہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں البتہ منقولہ جائیداد بصورت زیورات درج ذیل ہے۔ سونے کے کان کے جھمکے ۴ جوڑی ایک تولہ۔ سونے کا ہار ۲½ تولہ کل ۲۷ گرام قیمت اندازاً ۳۰۰۰/- روپے

کڑے چاندی کے ۷ تولہ ۸ گرام قیمت اندازاً ۱۷۵/- روپے

مہر بذمہ خاوند ۱۰۵۰/- روپے

جیب خرچ ماہوار ۲۰ روپے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں مذکورہ بالا تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گی۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حق اختیار ہوگا۔ میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے ہی جاری ہوگی۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
بشیر احمد بہار	منصورہ بیگم	ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر ۱۴۶۹۸ :- میں سید غلام ہادی ولد مکرم مولوی سید صمصام علی صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سونگڑہ حال کرڈاپلی ڈاکخانہ سونگڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ ۸/۵/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بحیارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

ایک مکان واقع سونگڑہ میں میری ملکیت ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً ۰۰۰/- روپے

اس کے علاوہ میں وقف جدید انجمن کا معلم ہوں اور مجھے مبلغ [illegible] روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بحیارت کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
بہادر خان سیکرٹری وقف جدید	سید غلام ہادی	محمد صدیق صدر جماعت کرڈاپلی

وصیت نمبر ۱۴۷۰۳ :- میں شیخ رحمت اللہ ولد مکرم شیخ برکت اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۵ء ساکن مبارک پور ڈاکخانہ [illegible] ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۱۰۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بحیارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بحیارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
اسمٰعیل خان	شیخ رحمت اللہ	شمس الدین خان

وصیت نمبر ۱۴۷۰۱ :- میں امۃ الباسط بنت محمد خضر صاحب باجوہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۸۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بحیارت ہوگی۔ اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں۔ والد صاحب کی طرف سے پانچ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بحیارت کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

میری شادی محترم لطف القدیر صاحب سے ہو چکی ہے موجودہ جائیداد کی تفصیل اس طرح ہے۔

حق مہر خاوند ۔۔۔۔۔۔ ۵۰۰۰
زیور نقرئی گلے کا ہار ۴ تولہ قیمت ۔۔۔۔۔۔ ۱۶۰
میزان ۔۔۔۔۔۔ ۵۱۶۰

اس کے علاوہ ماہوار جیب خرچ ۲۰/ روپے ملتے ہیں۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد جعفر	امۃ الباسط	سید نصیر الدین انسپکٹر

وصیت نمبر ۱۴۷۷۵:— میں سید تبریز احمد ولد مکرم سید محی الدین احمد صاحب مرحوم قوم سید پیشہ وکالت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن رانچی۔ ڈاکخانہ رانچی ضلع رانچی صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۲-۸۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل اس طرح ہے۔

میرے والد محترم مکرم سید محی الدین صاحب کی جائیداد ابھی قابل تقسیم ہے اور والد صاحب کی وفات سے ابھی منتشر کی طرح پڑا ہوا ہے۔ ورثا کی تفصیل اس طرح ہے۔ ہم دس بھائی سات بہنیں اور ہماری والدہ صاحبہ جو مرحوم کی تیسری اہلیہ ہیں اور ابھی خدا کے فضل سے باحیات ہیں۔ جائیداد کی تفصیل اس طرح ہے۔

ایک مکان آستیانہ ڈاکٹر نجم الدین روڈ رانچی میں ہے۔ اور ... ایکڑ زمین جو بنجر پڑی ہے اور اس پر زراعت وغیرہ کچھ نہیں ہو رہی بہر حال اس جائیداد میں سے جو میرا حصہ مجھے ملے گا اس کی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو بھی جائیداد مجھے ملے گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس کے علاوہ میں بطور وکیل پریکٹس کر رہا ہوں۔ اور مجھے فی الحال اندازاً گیارہ صد روپے ماہوار انکم ہو رہی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم مارچ ۱۹۸۶ء سے نافذ کی جاوے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ممتاز احمد ہاشمی	سید تبریز احمد	سید صباح الدین انسپکٹر

وصیت نمبر ۱۴۷۷۶:— میں آمنہ احمد زوجہ مکرم سید تبریز احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن رانچی ڈاکخانہ رانچی ضلع رانچی صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۲-۸۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار روپے (۵۰۰۰/-) ہے اس کے علاوہ زیورات حسب ذیل ہیں۔ طلائی زیورات کڑے ۴ عدد۔ چوڑیاں ۶ عدد کڑے گھڑی قسم ۲ عدد گلوبند ایک عدد۔ جڑاؤ ہار ایک عدد نکلس ایک عدد۔ چین ایک عدد۔ پینڈل ۲ عدد۔ جھمکے ۲ عدد۔ بالیاں ۵ عدد۔ ٹیکہ ایک عدد۔ انگوٹھیاں ۵ عدد۔ جھیلا ایک عدد کل وزن ۱۵ تولہ قیمتی ۔۔۔۔۔۔ ۳۰۰۰۰ روپے
نقرئی پازیب ۵ تولے قیمتی ۔۔۔۔۔۔ ۲۰۰ ″
زیورات اور حق مہر کل ۳۵۲۰۰/- روپے

اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے مبلغ یکصد روپے بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
سید تبریز احمد خاوند موصیہ	آمنہ احمد	سید صباح الدین انسپکٹر

وصیت نمبر ۱۴۷۷۷:— میں جمیلہ بیگم بنت مکرم ڈاکٹر فیاض الدین صاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھاگلپور ڈاکخانہ بھاگلپور چار چوک ضلع بھاگلپور صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۴-۸۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

طلائی زیور کڑے ۳ تولہ قیمتی چھ ہزار روپے اور نقرئی انگوٹھی اور چین قیمتی ساٹھ روپے کل ۶۰۶۰/- روپے۔ اس کے علاوہ مجھے محکمہ تعلیم کی طرف سے چھ صد روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم مئی ۱۹۸۶ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر مبلغ	جمیلہ بیگم	سید صباح الدین انسپکٹر

وصیت نمبر ۱۴۷۷۸:— میں محمد شمس عالم ولد مکرم سید عاشق حسین صاحب قوم سید پیشہ وکالت عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھاگلپور ڈاکخانہ بھاگلپور سٹی ضلع بھاگلپور صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۴-۸۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد فی الحال اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ایک ہزار روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری یہ وصیت یکم مئی ۱۹۸۶ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر مبلغ	محمد شمس عالم	سید صباح الدین انسپکٹر

وصیت نمبر ۱۴۷۷۹:— میں عین العارفین ولد مکرم محمد عبد النعیم صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دلاور پور مونگیر ڈاکخانہ مونگیر ضلع مونگیر صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۴-۸۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۱۱۵۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم مئی ۱۹۸۶ء سے نافذ کی جائے

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر مبلغ	عین العارفین	سید صباح الدین انسپکٹر

ولادت

مکرم عبد اللطیف صاحب چوہدری کناڈا Canada سے تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ان کی بیٹی عزیزہ ریحانہ خان کو دو لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام "حسیب احمد" رکھا گیا ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی درازی عمر اور نیک صالح خادم دین بننے کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

امیر جماعت ہائے احمدیہ قادیان

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE [illegible]

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD,

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند ⁂ ورنہ درگاہ میں تیری کچھ کم نہ تھے خدمت گذار

بی۔ ایم۔ الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-

● الیکٹریکل انجینئرس ● الیکٹریکل وائرنگ

● لائسنس کنٹریکٹس ● موٹر وائنڈنگ

C-10 LAXMI GOBIND APART. J.P. ROAD. VERSOVA

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389 } ٹیلیفون نمبرز

BOMBAY - 58.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

(فتح اسلام صفحہ تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

ہری بون مل

نمبر ۵۰-۲-۱۸
گولی گوڑہ
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

مُحبّت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ :-

23-5222
23-1452 } ٹیلیفون نمبرز :-

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار !!

HM برائے :- ایمبیسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹرز !!

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS

SHED NO. C-16

INDUSTRIAL ESTATE

MADIKERI - 571201

PHONE NO. { OFFICE 306
RES. 283

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17/A, RASOUL BUILDING

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY - 8.

بریف کیس۔ سکول بیگ۔ بیڈنگ ...

اور بیلٹ کے مینوفیکچرس ...

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ

کے لئے آٹو ونگز کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگز

AUTOWINGS

13 - SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS - 600004

PHONE NO. { 76360
74350

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: 294

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SARA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYA POOL, HYDERABAD - 500002.

PHONE NO. 522860.

اسٹار بوک

اَلْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ

مصیبت منحصر ہے بات کرنے پر

(محتاج دعا)

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

گڈلک الیکٹرانکس	احمد الیکٹرانکس
انڈسٹریز ایریا۔ اسلام آباد (کشمیر)	کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں، سلائی مشین، سائیکل اور مرمت!

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS.
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM.- MOOSA RAZA } BANGALORE - 2.
PHONE.- 605558 }

فون نمبر: 42301

حیدرآباد میں

پیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ۱۲)

ٹیلیگرام "ALLIED" فون نمبر: 42915

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائی بولٹ۔ کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوز۔ ہارن ہونس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴ خلف کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!

(کشتی نوح)

NIR®
CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!